

# کتاب کا نام

القول المعتمد ان سيدنا معاوية مجتهد

تحقیق سمیر القادری الحنفی

ترتیب نعمان علی عطاری

مسلك حق الاسلام و جماعت

# پیشی لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم قارئین آجکل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے عام سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے لیے کچھ لوگ طرح طرح کے ہر بے استعمال کر رہے ہیں۔ ہم نے فیس بک پر دیکھا کہ کچھ لوگ لفظ بغاوت کو لیکر خال المؤمنین کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرتے نظر آتے ہیں حالانکہ یہ حقیقت کہ بالکل برعکس ہے تاریخ دمشق ج ۵۹ میں یہ روایت سند صحیح کے ساتھ موجود ہے کہ سیدنا امیر معاویہ قصاص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مطالبہ کر رہے تھے اور جو ہم نے اس کے اندر اسکیں لگائے ہیں وہ اسی کو واضح کر رہے ہیں انشاء اللہ قارئین اس کو پڑھ کر بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں یہ صرف امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے

# امام ابو بکر اسماعیلی لکھتے ہیں ائمہ حدیث صحابہ کرام کے بارے میں اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور بُری باتیں ان پر نہیں تھوپتے

اعتقاد ائمة الحديث

## الرازق الله

وإن الله تعالى يرزق كل حي مخلوق رزق الغذاء الذي به قوام الحياة ، وهو يضمه الله لمن أبقاه من خلقه ، وهو الذي رزقه من حلال أو من حرام ، وكذلك رزق الزينة الفاضل عما يحيا به .

## الله خالق الشياطين ووساوسهم

ويؤمنون بأن الله تعالى خلق الشياطين نوسوس للآدميين ويخدعونهم ويغروهم ، وأن الشيطان يتخبط الإنسان .<sup>(١)</sup>

## السحر والسحرة

وأن في الدنيا سحرا وسحرة ، وأن السحر واستعماله كفر من فاعله ، معتقدا له ، نافعا ضارا بغير إذن الله .

## مجانبة البدعة

ويرون مجانبة البدعة والآثام ، والفخر ، والتكبر ، والعجب ، والخيانة ، والدغل ،<sup>(٢)</sup> والسعاية ،<sup>(٣)</sup> ويرون كف الأذى وترك الغيبة إلا لمن أظهر بدعة وهو يدعو إليها ، فالقول فيه ليس بغيبة عندهم .

## تعلم العلم

ويرون تعلم العلم وطلبه من مظاهره ، والجد في تعلم القرآن وعلومه وتفسيره ، وسماع سنن الرسول ﷺ وجمعها والتفقه فيها ، وطلب آثار الصحابة .

## الكف عن الصحابة

والكف عن الوقعة فيهم ، وتناول القبيح عليهم ، ويكلونهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عز وجل .

(١) كما قال تعالى : الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس البقرة ٢٧٥ .

(٢) الدغل : هو الذي يغى الشر ، انظر لمذهب اللغة ٨ / ٧١ .

(٣) الوشاية والسيمة بين الناس .

# صحابہ کے بارے میں اپنی زبان بند رکھو

## اعتقاد ائمة الحديث

أبو بكر الإسماعيلي

دعاگو

نعمان عطاری



امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے اور جو ان کے آپسی معاملات تھے اس میں پڑنے سے بچا جائے

ويتوجه في هذا الحديث الكلام في دماء الصحابة وقتالهم . وللناس في ذلك غلو وإسراف ، واضطراب من المقالات واختلاف . والذي عليه جماعة أهل السنة والحق :

- (١) أبو داود ، ك الفتن ، ب النهي عن القتال في الفتنة برقم (٤٢٤٨) .
- (٢) من ح . (٣) البخاري ، ك الديات ، ب قول الله ﴿ وَمَنْ أَحْيَاهَا ﴾ ٩ / ٥ .
- (٤) من ح . (٥) الأنعام : ٧٩ .
- (٦) سبق في ك الإيمان ، الأحاديث من (٢٠٣ - ٢٠٨) .

٤٢٢ \_\_\_\_\_ كتاب الفتن / باب إذا تواجه المسلمان بسيفهما

قيل: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَذَا الْقَاتِلُ ، فَمَا بِالْمَقْتُولِ ؟ قَالَ : « إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ » .

حسن الظن بهم والإمساك عما شجر بينهم ، وطلب أحسن التأويل لفعلهم ، وأنهم مجتهدون غير قاصدين للمعصية [ والمجاهرة ]<sup>(١)</sup> بذلك ، وطلب سحق<sup>(٢)</sup> للدنيا ، بل كل عمل على شاكلته ، وبحسب ما آذاه إليه اجتهداه ، لكن منهم المخطئ في اجتهداه ومنهم المصيب ، وقد رفع الله [ المحر ]<sup>(٣)</sup> الحرج عن المجتهد المخطئ في فروع الدين ، وضعف الأجر للمصيب . وقد وقف الطبري وغيره عن تعيين الحق منهم .

وعند الجمهور أن عليا واتباعه مصيبون في ذنبهم عن الإمامة ، وقتالهم من لازمهم فيها ، إذ كان أحق الناس بها وأفضل من على وجه الدنيا حيثئذ وغيره تأول وجوب القيام بتغيير المنكر في طلبه قتلة عثمان الذين في عسكر على ، وأنهم لا يقطعون<sup>(٤)</sup> بيعة ولا يعتقدون<sup>(٥)</sup> إمامة ، نقضوا ذلك ولم يطلبوا سوى ذلك ، ولم ير هو دفعهم ، إذ الحكم فيهم للإمام وكانت الأمور لم تستقر استقرارها ، ولا اجتمعت الكلمة بعد وفيهم عدد ، ولهم شوكة ومنعة ، ولو أظهروا تسليمهم أولا والقصاص منهم لاضطرب الأمر ، وانبت الحبل ، ومنهم جماعة لم يروا الدخول في شيء من ذلك ، محتجين بنهي النبي ﷺ عن التلبس بالفتن ، والنهي عن قتال أهل الدعوة ، كما احتج به أبو بكر في كتاب مسلم في هذا الحديث على الأحنف ، وعذروا الطائفتين بتأويلهم ، ولم يروا إحداهما باغية فيقاتلوهما . وأما غير أهل الحق فلهم في ذلك مقالات بشعة شنيعة يستغنى عن ذكرها .

شَرْحُ صَحِيحِ مُسْلِمَ الْقَاضِي عِيَّاضُ  
الْمُسَوَّى

إِحْكَامُ الْمُعْلَمِ نَفْوًا دِ مَسْلَمِ

لِلْإِمَامِ الْخَازِنِ أَبِي الْفَضْلِ عِيَّاضُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيَّاضُ النَّجَافِيِّ

ت ٥٤٤ هـ

تحقيق  
الدكتور نجيب بن اسماعيل

دعا گو

الجزء الثامن

نعمان عطاری



## مجدد الف ثانی

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں کہ عمر بن عبد العزیز؟

نقل کرتے ہیں

تو فرمایا نبی پاک ﷺ کی معیت میں جو امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہونے والی گرد بھی کٹنی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے

جلد اول

187

اردو ترجمہ مکتوبات جلد اول حصہ دوم

### مکتوب نمبر (۶۶)

یہ مکتوب بھی خان اعظم کی طرف صادر فرمایا۔

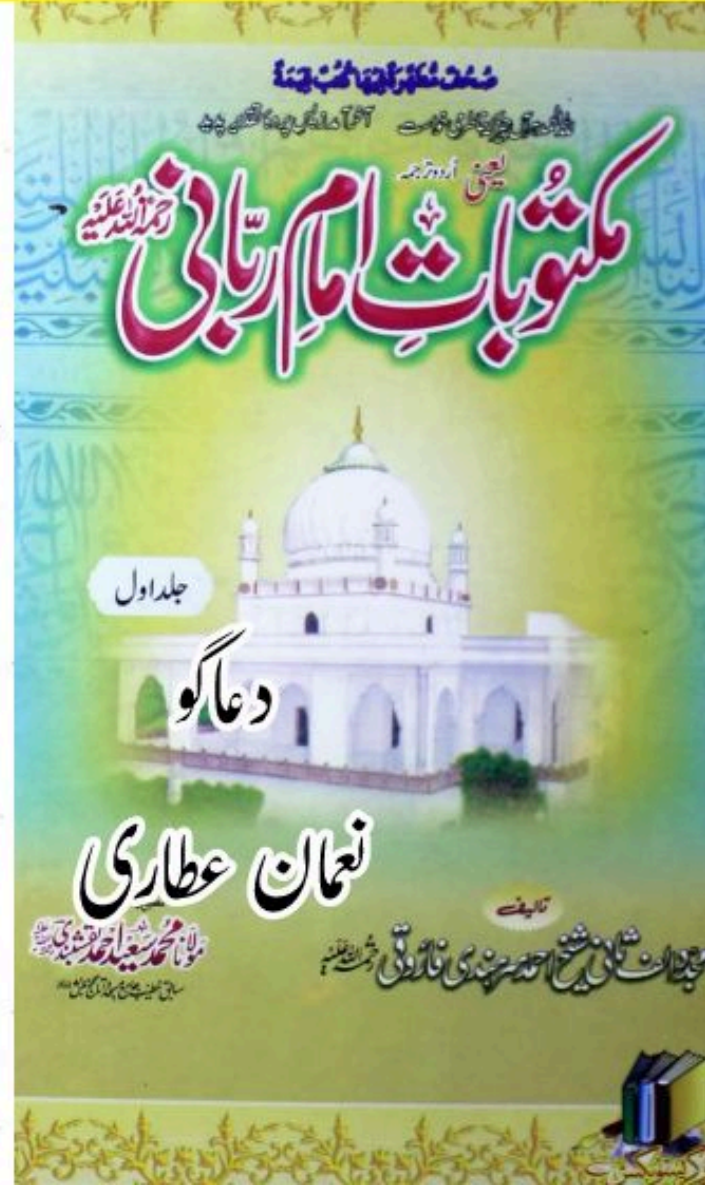
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی مدح و ثنا اور اس طریقہ صحابہ کرام ان کے صاحب اور ان پر صلوة و سلام کے ساتھ مناسبت اور صحابہ کرام کی باقی تمام دوسروں پر افضلیت کے بیان ہیں اگرچہ اویس قرنی یا عمر بن عبد العزیز مروانی ہی کیوں نہ ہو۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰی

حضرت خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ سرہم کا طریقہ نہایت کے ابتداء میں اندراج پر مبنی ہے۔ اور یہ طریقہ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں (صحابہ کرام) کو حضور سرور عالم و علیہم الصلوٰات والتسلیمات کی پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ میسر آ گیا کہ اولیاء امت کو نہایت النہایت میں جا کر اس کا کمال کا تھوڑا سا حصہ ہاتھ آتا ہے۔ لہذا وحشی رحمۃ اللہ علیہ قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جسے ایک ہی مرتبہ ابتداء اسلام میں صحبت سید اولین و آخرین علیہ علی آلہ الصلوٰات والتسلیمات کا شرف نصیب ہوا۔ اویس قرنی سے جو خیر الالبین سے افضل قرار پایا۔ اور وحشی کو حضور خیر البشر علیہ علی آلہ الصلوٰة والسلام کی اول صحبت میں جو کچھ میسر آیا اویس قرنی کو اپنی خصوصیات کے باوجود انتہاء میں میسر نہ ہوا۔ تو لازمی طور پر زمانوں میں بہترین زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔ کلمہ ختم نے دوسروں کو پیچھے ڈال دیا ہے۔ اور ان کے درجے کی ذوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مبارک قدس سرہ سے سوال کیا: ”امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبد العزیز؟“ تو آپ نے جواب دیا ”وہ غبار جو حضور علیہ الصلوٰة والسلام کی معیت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ کئی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل و بہتر ہے۔ تو ناچار ان حضرات کا سلسلہ الذہب قرار پایا۔ اور اس طریقہ (نقشبندیہ) عالی کی فضیلت و بزرگی دوسرے تمام سلسلوں پر صحابہ کرام کے زمانے کی دوسروں کے زمانہ پر فضیلت کی طرح مضبوط دلائل سے ثابت ہو چکی ہے۔

وہ جماعت جسے آغاز ہی میں کمال فضل سے حصہ عطا کر دیا گیا ہو ان کے کمالات کی حقیقت پر دوسروں کا





محدث امام ابو زرعہ نے اسے کہا کہ معاویہ کا رب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کرم اللہ وجہہ الکریم

رہٗ رحیم ہے۔ اور معاویہ کا مدِّ مقابل (علی) کریم ہے  
تُو اللہ دونوں کے درمیان کیوں گھستا ہے۔

تُو ان دونوں کے درمیان کیوں گستا ہے

ثُمَّ يَخْبِي بَنَ يَوْسُفَ الزَّمَى<sup>(١)</sup> قَالَ:

رأيت علي بن أبي طالب في المنام فقال لي: يا يَحْيَى، ادعُ لي مُعَاوِيَةَ، فقلت: يا أمير المؤمنين، وما تصنع بمُعَاوِيَةَ؟ قال: أزوجُه ابنتي، وأتزوج ابنته، وذكر كلاماً، قال يَحْيَى بن يوسف: فحدثت به عيسى بن يوسف فاستحسنه.

أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ، أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ مَنْدَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ هَذَّةَ<sup>(٧)</sup>، قَالَ: قَالَ أَبُو عَلِيٍّ شُعْبَةُ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ابْنُ أَخِي أَبِي زُرْعَةَ الرَّازِي<sup>(٨)</sup>:

جاء رجل إلى عمي أبي زُرْعَةَ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا زُرْعَةَ، أَنَا أَبْغَضُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ قَاتَلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَمِّي: إِنَّ رَبَّ مُعَاوِيَةَ رَبُّ رَحِيمٍ، وَلِخَصْمٍ مُعَاوِيَةَ خَصْمٌ كَرِيمٌ، فَأَيْشَ دُخُولِكَ أَنْتَ بَيْنَهُمَا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -.

أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ قَبِيصٍ، نَا - وَأَبُو مَنصُورٍ بْنُ خَيْزُورٍ، نَا - أَبُو بَكْرٍ الْحَقْلِيُّ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَّالِ، نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الصَّفَّارَ، نَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْحَاقُ بْنُ إِيزَاهِيمَ بْنِ أُرْدَةَ الْفَقِيه، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَضَرَتْ أُمُّدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمَسَالَهُ رَجُلٌ عَمَّا جَرَى بَيْنَ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، هُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اقْرَأْ: ﴿فَلَمْ أَمُةٌ قَدْ خَلَتْ، لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ، وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (١) (٢).

أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ السَّلْمِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَدِيدِ، أَنَا جَدِّي ، أَنَا أَبُو الدَّحْدَاحِ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ<sup>(٦)</sup> قَالَ:

سأل رجل الحسن عن علي وعثمان، فقال: كانت لهذا سابقة، [لهذا سابقة]<sup>(٧)</sup> وكانت

(١) بدون إجماع بالأصل ود، وقرء، وم، وفوقها في م غيبة، والصواب ما أثبت، ترجمته في تهذيب الكمال ١٢٠/٢٦٩.

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100

(\*) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ١٣٩/٨ من طريق ابن عساکر.

1998-1999

(٥) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ١٣٩/٨.

(٦) رواء الذهبي في سير الأعلام ١٤٢/٣ من طريقه، وابن ك

تاریخ  
ملک بدرمشق

مِلّیّتِ ہندو مشرقِ عالم

وذكر فضلها وتسمية من علمها من الأئمة أو أئمتنا

بنوا عتبرها من واردتها وأهلها

تَصْنِيفُ

الإمام العالم الحافظ أبو القاسم علي بن الحسن

ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عمّاص

٤٩٩ - ٥٧١ هـ

رِئَاسَةُ وَتَحْقِيقُ

مُحِبِّ الدِّينِ أَيْ عَبْدَ عَمْرٍو غُلَامَتَهُ (الْعَمْرَوِيَّ)

أَخْرَجَهُ الثَّامِعَ وَالْخَمْسُونَ

معالی - مغیث

## دار الفکر

الطباغنة والتشند والقول

دعا کا طالب  
نعمان عطاری

## نعمان عطاری



امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں برحق نظر جس پر اہلسنت قائم ہیں وہ یہ ہیں کہ صحابہ کرام کے مابین ہونے والے اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ مجتہد تھے

۲ - کتاب ایمان / باب (۲۲)

بیان المعانی والأحكام: قوله: «أنصر هذا الرجل» يعني: علي بن أبي طالب، رضي الله عنه، ووقع في رواية الإسماعيلي يعني: علياً، ووقع للبخاري في الفتن: «أريد نصرة ابن عم رسول الله ﷺ». وقال الكرمانلي: وقيل: يعني عثمان، رضي الله عنه، قلت: هذا بعيد، ويرده ما في الصحيح. قوله: «إذا التقى المسلمان بسيفیهما» وفي الرواية الأخرى: «إذا توجه المسلمان»، أي: إذا ضرب كل واحد منهما وجه صاحبه، أي: ذاته وجملته. قوله: «والقاتل والمقتول في النار» قال عياض وغيره: معناه إن جازاهما الله تعالى وعاقبهما كما

عقیدہ اہلسنت صحابہ کرام کے درمیان  
جو معاملات ہوئے اجتہاد پر مبنی تھے

الحديث، وبالحديث أبي بكره في (صحيح مسلم) «إنها مشكوك من... الحديث». وقال هؤلاء: لا يقتل، وإن دخلوا عليه وطلبوا قتله، وبوز له المدافعة عن نفسه لأن الطالب متأول، وهذا مذهب أبي بكر، وكذا غيره. وقد أطلقوا: «أبو بكر» سعد مثله عبد الله، سعيد

قال الأولون لظهور الفساد واستطالوا، والحق الذي عليه أهل السنة الإمساك عما شجر بين الصحابة، وحسن الظن بهم، والتأويل لهم، وأنهم مجتهدون متأولون لم يقصدوا معصية ولا محض الدنيا، فمنهم المخطيء في اجتهداه والمصيب، وقد رفع الله الحرج عن المجتهد المخطيء في الفروع، وضعف أجر المصيب، وتوقف الطبري وغيره في تعيين المحقق منهم، وصرح به الجمهور وقالوا: إن علياً رضي الله عنه، وأشياعه كانوا مصيبين إذ كان أحق الناس بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حيثل.

بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حيثل.



دعا کا طالب  
نعمان عطاری



اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں امیر معاویہ اول ملوک اسلام ہیں کیونکہ اس کا اشارہ تورات مقدس میں موجود ہے اور ان کی سلطنت رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے ان سے دشمنی رسول اللہ سے دشمنی ہے ان کو ایذا دینا اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے۔

حضرت امیر معاویہ نو اہل ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے چیلہ بادشاہ ہیں اسی کی طرف نورۃ مقدر میں اشارہ ہے کہ:

مولدہ بیکۃ ومہاجر طیبۃ و ملکہ بالشار۔

وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں پیدا ہوا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ (تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اعلیٰ یوم الدین کو خارج کر دیا اور تمہارے کان میں (اللہ کے رسول نے چپ چاپ) کہہ دیا کہ اصحابی سے ہماری مراد اور آیت میں ضمیر ہم کے مصداق ان لوگوں کے سوا (اور دوسرے صحابہ) ہیں جو تم ان کے اے خوارج (اور اے رافضی) دشمن ہو گئے۔ اور عیاذاً باللہ (انہیں) لعن طعن سے یاد کرنے لگے (اور شوخی بخت سے) نہ یہ جانا کہ یہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنی ہے اور ان کی ایذا حق تبارک و تعالیٰ کی ایذا (اور جہنم کا داغی عذاب جس کی سزا سزا کرے اللہ ! تیری رحمت والی رحمت اور بخشنی والی عنایت اس پاک فرقہ اہل سنت و جماعت پر، جس نے تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب ہم نشینوں اور گلستان صحبت کے گل چینوں کو) ہمیشہ ہمیش کسی استغناء کے بغیر) لکھو عظیم و ابدال (اور نظم نکر تم کو توفیق دے دیکھنا اپنا شعار و دھار (اپنی خلافت و نشان) کو لیا اور سب کو چرخ ہدایت کے ستارے اور فلک عزت کے

حضرت امیر معاویہ تو اول ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ:

مولدہ بنکۃ ومہاجرۃ طیبۃ ومملکہ بالشام۔

وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔  
(تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ائییوم الدین کو خارج کر دیا اور تمہارے کان میں (اللہ کے رسول نے چپ چاپ) کہہ دیا کہ اصحابی سے ہماری مراد اور آیت میں ضمیر ہم کے مصداق ان لوگوں کے سوا (اور دوسرے صحابہ) ہیں جو تم ان کے اے خوارج (اور اے روافض) دشمن ہو گئے۔ اور عیاذاً باللہ (انہیں) لعن طعن سے یاد کرنے لگے (اور شومئی بخت سے) نہ یہ جانا کہ یہ دشمنی، درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنی ہے اور ان کی ایذا، حق تبارک و تعالیٰ کی ایذا (اور جہنم کا دائمی عذاب جس کی سزا،

صحیح الہدٰی، کتاب اصحاب، ایسی صفی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص ۱۱۱، پھر بعد، سبھی صفی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، در ہی شب جاتے رہا۔  
 ۵۱۸، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب تحریر سب الصحابة قدس سرہ، کتاب تاریخ، ص ۱۳۰، ابن عساکر، فضل الہی، پھر انجیل، ص ۱۰۰، سیدہ کبریٰ  
 کرامی، ص ۱۵، سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی النبی عن سب اصحاب رسول اللہ ﷺ، عالمگیری، ج ۱، ص ۲۸۳

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

دعا کا طالع  
پاکستان (۵۴۰۰۰)  
نجمان عطاری



# حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

## اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن کرنا حرام ہے

۹۲ - کتاب الفتن

۳۴

جمہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، واتفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأنهم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد عفا الله تعالى عن الخطيئة في الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجراً واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتي بيانه في كتاب الأحكام ، وحمل هؤلاء الوعيد المذكور في الحديث على من قاتل بغية تأويل سائق بل بمجرد طلب الملك ، ولا يرد على ذلك منع أبي بكر الأحنف من القتال مع علي لأن ذلك وقع عن اجتهاد من أبي بكره أداه إلى الامتناع والمنع احتياطاً لنفسه ولم ينصحه ، وسيأتي في الباب الذي بعده مزيد بيان لذلك إن شاء الله تعالى . قال الطبري : لو كان الواجب في كل اختلاف يقع بين المسلمين الحرب منه بلزوم المنازل وكسر السيوف لما أقبح حد ولا أبطل ماطل ، ولوجد أهل السوق سبيلاً إلى ارتكاب المحرمات من أخذ الأموال وسفك الدماء وسبي الحرم بأن يحاربهم ويكف المسلمين أيديهم عنهم بأن يقولوا هذه فتنة وقد تشنا عن القتال فيها وهذا مخالف للأمر بالأخذ

دعا کا طالب  
نعمان عطاری

فَتْحُ الْبَارِي

بِشْرَحِ صَيِّحِ الْإِسْلَامِ ابْنِ حَجَرٍ عَسْكَلَانِي

لِلإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني

۷۷۲ - ۸۰۲

تمام صحابہ کرام مجتہد تھے اس لیے  
ان جنہوں نے اجتہاد پر غلطی کی ان کو ایک اجر ملے گا

۹ - کتاب الفتن

۳۴

جمہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، واتفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأنهم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد عفا الله تعالى عن الخطيئة في الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجراً واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتي بيانه في

درم کتبہ و  
واسطی انوارہ و  
بجہاد فدا

فأخرج الطبري بسند صحيح عن حصين بن عبد الرحمن عن عمرو بن جلوان قال : قلت له أرايت اعتزال الأحنف ما كان ؟ قال : سمعت الأحنف قال : حججنا فإذا الناس مجتمعون في وسط المسجد - يعني النبوي - وفهم على والزوم والطلحة وسعد إذ جاء عثمان ، فذكر قصة مناشدته لهم في ذكر مناقبه ، قال الأحنف : فقلت طلحة والزبير فقلت اني لا أرى هذا الرجل - يعني عثمان - إلا مفتولاً ، فن تأمراني به ؟ قال : علي ، فقدمنا مسكة فقلت عائشة وا

المكتبة السلفية



رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
ابن خلدون لکھتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو  
معاملہ ہوا اس میں ان کا طریقہ اجتہاد تھا اور ان میں سے کوئی بھی باطل پر نہیں تھا

مقدمہ ابن خلدون ۳۳۵  
دنیا کی کثرت اسراف کی حیثیت سے قابل مذمت ہے اگرچہ دنیا کی کثرت قابل مذمت ہے لیکن یہ اسی  
وقت ہے جبکہ اسراف ہو اور انسان درمیانی راہ سے ہٹ جائے اور اگر لوگ درمیانی راہ پر ہوں اور ان کے مصارف حق کی راہ  
میں اور صحیح طریقوں پر ہوں تو ان کے لیے یہی دنیا کی کثرت راہ حق پر اور آخرت کے حاصل کرنے پر مددگار ثابت ہوگی پھر  
جب رفتہ رفتہ مذمت کے لیے اس کی جگہ لے لی یعنی ان  
کے مصارف کے

تمام صحابہ کرام  
عظیم الرضوان  
عادل ہیں

یہ باطل کے ارادے سے قائم نہ تھے بلکہ حق کے ارادے  
مسلمانوں کا تھا کہ اپنی اپنی رائے کے مطابق سب حق پر قائم تھے باطل کی طرف کوئی بھی جھکا ہوا نہ تھا فرق اتنا تھا کہ کسی کا  
صحیح ہے۔۔۔ کہ۔۔۔ جو۔۔۔ غلط۔۔۔ ہے۔۔۔

فتنہ کے زمانے میں صحابہ کا طریقہ حق و اجتہاد تھا: جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان فتنہ نے سراٹھایا  
جو عصبیت کا لازمی نتیجہ تھا تو اس میں بھی صحابہ کرام کا طریقہ حق و اجتہاد تھا ان کی باہمی جنگ کسی نیوی غرض سے یا باطل کو ترجیح  
دینے کے لیے یا کینہ و عداوت کی وجہ سے نہ تھی جیسا کہ بے ادب اور وہابی حضرات گمان کرتے ہیں اور بے دین و علم یہی رائے  
قائم کر لیتے ہیں لیکن حقیقت میں بات یہی تھی کہ حق میں ان کا اجتہاد مختلف تھا اور اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق ہر ایک دوسرے  
کو غلطی پر سمجھتا تھا اور وہ حق ہی کے لیے لڑتے تھے اگرچہ حضرت علیؓ کا اجتہاد صحیح تھا اور حضرت معاویہؓ کا اجتہاد غلط تھا۔ تاہم  
جنگ پر حضرت معاویہؓ باطل کے ارادے سے قائم نہ تھے بلکہ حق کے ارادے سے قائم تھے۔ یہی حال اس زمانہ کے تمام  
مسلمانوں کا تھا کہ اپنی اپنی رائے کے مطابق سب حق پر قائم تھے باطل کی طرف کوئی بھی جھکا ہوا نہ تھا فرق اتنا تھا کہ کسی کا  
اجتہاد صحیح تھا اور کسی کا غلط اور مجتہد کو غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے۔

دعا کا طالب  
نعمان عطاری  
مقدمہ  
ابن خلدون

فلسفہ تاریخ تمدن، موارد تمدن پر جامع بحث  
اور بصیرت افروز تاریخ نکات کا بیان

رئیس المورخین علامہ  
(۲۲۱)

نفس اکبر



عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں گستاخ صحابہ نہ صرف خود کو سنی کہلاتے ہیں بلکہ سنیوں کے پیر مولوی بنے ہوئے ہیں ورنہ زمانہ سلف میں حضرت امیر معاویہ پر طعن کرنے والا غالی شیعہ سمجھا جاتا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

13  
اھل بیت علیہم السلام  
کی طہارت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اخلاص اور اولیاء کا ملین کے مقام کی حقیقی محافظ و پاسبان ہے مگر دورِ حاضر کے اہل سنت و جماعت کی مذہبی کمزوری اور دین سے لاتعلقی کی بنا پر، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ نہ صرف خود کو سنی کہلاتے ہیں بلکہ سنیوں کے پیر، مولوی اور ائمہ مساجد بنے ہوئے ہیں، ورنہ زمانہ سلف میں حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن کرنے والا غالی شیعہ سمجھا جاتا تھا۔

13  
اھل بیت علیہم السلام  
کی طہارت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اخلاص اور اولیاء کا ملین کے مقام کی حقیقی محافظ و پاسبان ہے مگر دورِ حاضر کے اہل سنت و جماعت کی مذہبی کمزوری اور دین سے لاتعلقی کی بنا پر، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ نہ صرف خود کو سنی کہلاتے ہیں بلکہ سنیوں کے پیر، مولوی اور ائمہ مساجد بنے ہوئے ہیں، ورنہ زمانہ سلف میں حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن کرنے والا غالی شیعہ سمجھا جاتا تھا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسماء الرجال کی مشہور کتاب میزان الاعتدال، ج 1 ص 6 پر لکھتے ہیں۔

”زمانہ سلف میں غالی شیعہ وہ سمجھا جاتا تھا جو حضرت عثمان، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام پر نکتہ چینی اور ان کی بد گوئی کرتا تھا۔“

اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْتَوْنَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِكُمْ  
جس طرح ایسے لوگوں کو دیکھو جو یہ صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو تھناست شرارت کی لعنت ہو۔  
وہاگو  
نعمان علی عطاری

سینا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصلاء حق کو  
نظر میں

- فضائل از قرآن و حدیث
- اکابر اہل سنت کے نظریات
- مطاعن کا تحقیقی رد



علامہ سید محمد رفیع شاہ مشہدی



حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا  
 مولا علی جلدی جلدی دروازے سے نکلے تو کہا رب کعبہ کی  
 قسم میرے لئے فیصلہ کر دیا گیا اور پھر حضرت امیر معاویہ  
 جلدی جلدی ان کے پیچھے نکلے تو کہا میرے رب نے مجھے  
 بخش دیا گیا  
 (کیسے سعادت ص 701)

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ  
 اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (آل عمران)

”اور تو گمان نہ کر ان لوگوں کو غزوہ جو اللہ کی راہ میں مارے گئے بلکہ وہ اپنے پروردگار کے یہاں زندہ ہیں۔ انہیں  
 رزق دیا جاتا ہے۔ اس جزیرہ خوش ہیں جو اللہ اپنے فضل سے انہیں عطا کرتا ہے۔“

خواب کے ذریعہ غمزدوں کے معلوم ہونے والے حالات : جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
 واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے  
 خواب میں دیکھے گویا اس نے مجھے جاگتے میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر  
 فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے رسول مقبول ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ میں نے عرض  
 کیا کہ مجھ سے کوئی خطا سرزد ہوئی؟ آپ نے فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکتا کہ روزہ میں اپنی اہلیہ کو بوسہ نہ دو۔ پھر  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بھر ایسا نہیں کیا۔ اگرچہ روزہ میں بیوی کا بوسہ حرام نہیں لیکن نہ لینا اولیٰ ہے۔ صدیق حضرت  
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں درگزر نہیں کیا جاتا اگرچہ دوسروں سے کر لیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ سے محبت تھی۔ ان کے مرنے کے بعد میں نے چاہا کہ انہیں خواب میں دیکھوں۔ سال بھر کے بعد میں نے دیکھا کہ  
 آنکھیں مل رہے ہیں۔ فرماتے گئے کہ اب فراغت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم نہ ہوتا تو بڑا خطرہ تھا۔ حضرت  
 عباس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو خواب میں دیکھا دوزخ کی آگ میں جل رہا تھا۔ میں نے پوچھا کیا حال  
 ہے؟ کہنے لگا ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہتا ہوں مگر میرے دن چونکہ حضور ﷺ پیدا ہوئے تھے اور ان کی خبر ولادت سے مجھے

خوشی ہوئی تھی اور اس خوشی میں میں نے غلام آزاد کیا تھا اس لیے اس رات مجھ پر عذاب نہیں ہو گا۔ حضرت عمر بن  
 عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما  
 آپ کے پاس بیٹھے تھے اور میں بھی اس محفل میں حاضر تھا۔ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کو حاضر کیا گیا  
 اور انہیں ایک مکان کے اندر داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ باہر  
 نکلے اور فرماتے گئے : فضی لی ورب الکعبة یعنی رب کعبہ کی قسم میرا ہی حق ثابت ہو گا۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ  
 باہر تشریف لائے اور فرمایا : غفر لی ورب الکعبة بخدا میں بخش دیا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی  
 شہادت سے قبل ایک روز جو سو کر اٹھے تو کہنے لگے : ﴿اِنَّ لِلّٰهِ وَالنَّارِ لِهٖ وَاجِعُونَ﴾ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ  
 حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا۔ لوگوں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرماتے گئے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو  
 خواب میں دیکھا خون سے بھرا ہوا گلاس آپ کے پاس ہے۔ فرمایا اے ابن عباس دیکھا میری امت نے میرے ساتھ کیا  
 کیا؟ میرے سینے کو قتل کر دیا یہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں داؤ خواتی کے لیے اللہ کے حضور جا رہا  
 ہوں۔ چونکہ دن کے بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر آگئی۔ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے  
 خواب میں دیکھا اور کہا کہ آپ ہمیشہ زبان سے اُشادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے بڑے کام درپیش ہیں۔ فرمایا ہاں!

# کیسے سعادت

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی

پیشکش نعمان عطاری



# علیہم الرضوان امام بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مشاہیرات صحابہ صحابہ کرام کی تعظیم کرنا اور ان پر طعن کرنے سے اجتناب کرنا واجب ہے

المبحث الخاص :

في فضل الصحابة ، يجب تعظيمهم والكف عن مطاعنهم ، فان الله تعالى أثبت  
عليهم في مواضع كثيرة منها قوله تعالى : ﴿ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴾ ١ من  
المهاجرين والانصار ، وقوله : ﴿ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ﴾ ٢  
وقوله : ﴿ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشْدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رِجَاءُ بَيْنَهُمْ ﴾ ٣ ، وقال عليه السلام  
« لو أنفق أحدكم ملء الأرض ذهباً ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه » ٤ ، وقال :  
« أصحابي كالنجوم ، بأيهم اقتديتم ، اهتديتم » ٥ ، وقال : « الله في  
أصحابي ، لا تتخذوهم بغيدي غرضاً ، من أحبهم فبحبي أحبهم ، ومن بغضهم  
فببغضي أبغضهم ، ومن آذاهم فقد آذاني ، ومن آذاني ، فقد آذى الله ، ومن آذى  
الله ، فيوشك أن يؤخذ » ٦ وما تنقل من الطائفت قل عاملاً وثأويلات ، ومع ذلك

فلا تعادل ما ورد في مناقبهم ، وسكني عن آذاهم لئلا الله يعذبهم أجيب ،  
وجعلنا الله عليهم مدين ومصدراً من ربح الضالين ، وجعلنا يوم الدين في عداد  
الحا دين بفضل الطعن ولفظه المنير ، له سبع غريب " حب " .

(١) ج : فبا ،

(٢) ب ، ج ، د : ا ،

(٣) سورة التوبة ، آية ١١ ،

(٤) سورة التوبة ، آية ٨ ،

(٥) سورة الفتح ، آية ٢٩ ،

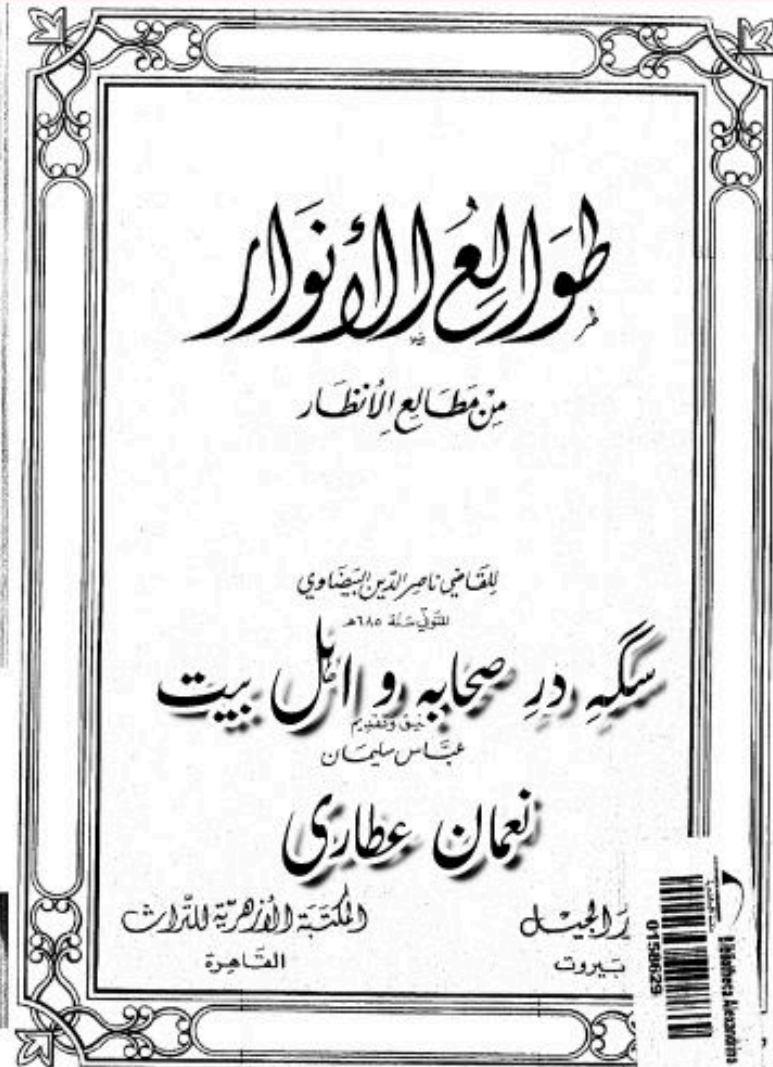
(٦) ا : صلى الله عليه وسلم ، ب : دم ، د : عليه السلام .

(٧) الحديث : « لا تسبوا أصحابي ، فلو أن أحدكم ألقى مثل أحد ذهباً ما بلغ مد أحدهم ولا  
نصيفه ... » أخرجه البخاري من أبي سعيد الخدري . باب فضائل الصحابة برقم ٣٦١٣ .

(٨) رواه عبد بن حيد من حديث ابن عمر وغيره ، وأسأله عنها ضعيفة . قال عنه ابن حيد : لا  
يصح ! وقال الزوار : منكر ! وقال ابن حزم في الرسالة الكبرى : مکتوب موضوع باطل . وذكره  
السيوطي في معجم الجوامع برقم (٣٣١٦/٢٧) . وقال : منقطع . واليه في الاعتقاد وقال عنه :  
رويناه في حديث موصول بأستاذ غير قوي .

(٩) — د .

(١٠) أخرجه الطبراني من حديث ابن مسعود ، وله شواهد في حديث الشيخين عن أبي سعيد ، وذكره  
الغزالي في الاحياء .





رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں جمہور اہلسنت کا موقف ہے کہ مولا علی حق پر تھے اور دوسرے اصحاب کی خطا اجتہادی تھی اسی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام ہے

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی ۱۸۷۷ دفتراول مکتوب ۲۵۱

جاننا چاہئے کہ پیغمبر علیہ السلام والصلوات والتسلیمات کے اصحاب سب بزرگ ہیں لہذا تمام (صحابہ) کو برتری سے یاد کرنا چاہئے۔ خطیب بغدادی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَنِي أَصْحَابًا وَاخْتَارَنِي مِنْهُمْ أَصْحَابًا وَأَنْصَارًا مَنْ حَفِظَنِي فِيهِ حَفِظَ اللَّهُ وَمَنْ آذَانِي فِيهِ آذَاهُ اللَّهُ (تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب کو پسند کیا اور ان میں سے بعض کو میرے قربت دار اور مددگار پسند کیا پس جس شخص نے ان کے حق میں مجھے محفوظ رکھا اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور جس نے ان کے حق میں مجھے ایذا دی اس کو اللہ تعالیٰ نے ایذا دی)۔ اور طبرانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصلوة والسلام نے فرمایا: مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَقَدْ سَبَّ لَحْنَهُ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ (جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی طرف سے لعنت ہے)۔ اور ابن عدی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصلوة والسلام نے فرمایا: إِنَّ أَشْرَارَ أُمَّتِي آخِرُ أَهْلِهَا (میری امت کے بدترین وہ لوگ ہیں جو میرے اصحاب پر دیر ہیں)۔

نعمان علی عطاری

بشاہد احمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست  
آخر آمد ز بس پروردہ تقدیر پدید

## مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی

شیخ احمد فاروقی سرحدی قدس سرہ السامی

دفتراول (حصہ دوم)

(مکتوب ۲۵۱ تا ۳۳۳)

کا

اور ان لڑائی جھگڑوں کو جو ان کے درمیان واقع ہوئے ہیں نیک نیتی پر محمول کرنا چاہئے اور تمہارا  
نقص سے دور سمجھنا چاہئے کیونکہ ان کی مخالفتیں اجتہاد و تاویل پر مبنی تھیں نہ کہ ہوا و ہوس پر  
جیسا کہ جمہور اہل سنت کا موقف ہے۔ لیکن جاننا چاہئے کہ حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ  
کے خلاف لڑنے والے خطا پر تھے اور حق حضرت امیر کی جانب تھا۔ لیکن چونکہ یہ خطا خطائے  
اجتہادی ہے اس لئے ملامت سے دور اور دواخذہ سے بری ہے، جیسا کہ شارح مواقف آندی



ملا علی قاری فرماتے ہیں معاویہؓ عدل اہل فضل اور خیار صحابہ میں سے ہیں یہی بات ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں وہ سارے معاملات اجتہاد پر مبنی تھے اور وہ سب اپنے اجتہاد کو درست اور جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور ان صحابہ کو مجتہدانہ مرتبہ حاصل تھا

صحابہ کرام کے درمیان جو معاملات ہوئے وہ اجتہاد پر مبنی تھے سب صحابہ اپنے آپ کو درست سمجھتا تھا

افضلیت صحابہ جناب شرح النہ میں ابوہریرہؓ سب سے افضل خلفاء اربعہ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ، جن کو عشرہ میں شمار کیا جاتا ہے، ان کے بعد وہ انصار صحابہ جنہوں نے دونوں مرتبہ بیعت کی اور بیعت الاعقبہ الثانیہ کے موقع پر مکہ

واضح رہے کہ حضرت معاویہؓ عدول، اہل فضل اور خیار صحابہ میں سے ہیں، ان کے بارے میں کوئی بھی برا خیال رکھنا یا ان کی شان میں کوئی بھی ایسی بات کہنا جو مرتبہ صحابیت کے منافی ہو، اسی طرح ممنوع ہے، جس طرح دوسرے صحابہؓ کے بارے میں ہے۔  
رہی یہ بات کہ بعض صحابہؓ کے درمیان جو باہمی نزاع ہوا، یا باہمی جنگ وجدال کی نوبت آئی، تو اس پر بحث و تحقیق کرنا اور اس سے کوئی نتیجہ نکال کر کسی کی تنقیص کرنا ہمارا مقام نہیں۔

وہ سارے معاملات ان کے اپنے اجتہاد سے تعلق رکھتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی صحابی ایسا نہیں تھا جس نے ان معاملات میں نفسانی تقاضوں، یا دنیاوی اغراض کے تحت شرکت کی ہو۔ وہ سب صحابہ اپنے اپنے موقف کے درست اور جائز ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے، اور اپنی باہمی لڑائیوں و تنازعات کی تاویل کرتے تھے، چونکہ ان صحابہؓ کو مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا، اور مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھنے کا حق رکھتے تھے، اس لئے ان کے ان تنازعات کی بناء پر ان میں سے کوئی عدول کے مرتبہ سے خارج نہیں ہوگا، اور نہ اس کی حیثیت و مقام میں کوئی نقص آئے گا۔ کیونکہ ان صحابہؓ کو مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا جیسا کہ ان کے بعد آئمہ مجتہدین کو مسائل میں مجتہدانہ مرتبہ حاصل رہا۔ اہل سنت والجماع کا مسلک یہ ہے کہ ان کے بارے میں زبان کھولتے وقت محتاط رہا جائے، ان کے حق میں منہ سے وہی بات نکالی جائے جو تعریف اور بھلائی کی ہو۔

## نہان علی عطاری 11

مرقاۃ المفاتیح  
شرح اردو  
مشکوٰۃ

لقد ارادہ الشیخ الفاری علی بن سلطان  
مترجم: مولانا راؤ محمد

KitaboSunnat.com

مکتبۃ المدینہ



اہلسنت کا مزہب یہ ہے کہ صحابہ کرام کی جنگوں کے متعلق کف لسان کرنا اور ان کے متعلق حسن ظن رکھنا واجب ہے اور انجنگوں کے متعلق یہ تاویل ہے کہ وہ سب مجتہد تھے

صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت کا موقف  
 صدر طبع ۱۴۲۳ھ میں ہے، جب درمیان اہل سنت  
 سے متعلق قرآنی اور عقلی دلائل پیش کیے۔

۱۔ سید امجد علی امجدی مدظلہ العالی، ۱۴۲۳ھ، تعلیم القرآن ص ۳۵، ۱۔ مطبعہ ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔  
 ۲۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ، ۱۲۰۰ھ، کمال الکمال، ص ۲۳۹، ۲۔ مطبعہ دارکتب العلمیہ بیروت۔  
 جلد سابع

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اہلسنت کا مزہب ہے کہ مشاجرات  
 صحابہ پر اپنی زبان بند رکھیں کیونکہ وہ سب مجتہد تھے

کتاب الفتن والشرط الاول

۷۸۹

نہمان علی  
 عطاری

Ataunnabi.com

وَقَالُوا كَيْفَ تُبَيِّنُونَ  
 قَوْلَهُمْ قَوْلًا مَّا يَكْفُرُونَ  
 قَوْلَهُمْ قَوْلًا مَّا يَكْفُرُونَ  
 قَوْلَهُمْ قَوْلًا مَّا يَكْفُرُونَ

شرح صحیح مسلم

جلد سیکہ  
 شرح صحیح مسلم

بزر، قدر، علم و ذکر تو بہت المناقب

تصنیف  
 علامہ غلام رسول  
 شیخ الہیثمی دارالعلوم نعیمیہ  
 ناشر  
 فرید بک ٹال (۸۸)

علامہ نوری اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:  
 جو مسلمان بغیر کسی تاویلی اور دلیل کے آپس میں جگ کریں، مثلاً عصبیت کی بنا پر جنگ کریں تو وہ جہنم کے مستحق ہیں۔  
 سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی سزا دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو معاف کر دے، یہی اہل حق کا مذہب ہے۔  
 صحابہ کرام کی جو آپس میں جگیں، بریں وہ اس وجہ میں داخل نہیں ہیں۔ اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ کرام کی جنگوں کے متعلق  
 کف لسان کرنا اور ان کے متعلق حسن ظن رکھنا ضروری ہے اور ان کی جگوں کے متعلق یہ تاویل ہے کہ وہ سب مجتہد تھے، انھوں  
 نے کسی معصیت یا حصول دنیا کا قصد نہیں کیا، بلکہ ہر فریق کا اعتقاد یہ تھا کہ وہ حق پر ہے اور اس کا مخالف باغی ہے اس لیے  
 اس سے قتال کرنا واجب ہے تاکہ وہ امر اللہ کی طرف رجوع کرے۔ ان میں سے بعض حق اور صواب پر تھے اور بعض خطا  
 پر تھے اور وہ اپنی خطا میں مندور تھے کیونکہ وہ اجتہادی خطا تھی، اور مجتہد کو جب خطا لاحق ہو تو وہ گناہ گار نہیں ہوتا، اہل سنت  
 کا مذہب یہ ہے کہ ان جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق اور صواب پر تھے۔ ان جنگوں کے مقدمات اور طریقہ کے دلائل  
 مستتبہ تھے، حتیٰ کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت اس میں حیران رہی، اور وہ دونوں فریقوں سے الگ رہی اور انھوں نے کسی کے  
 خلاف جنگ میں حصہ نہیں لیا، اور اگر انھیں کسی جانب محبت اور صواب کا یقین ہوتا تو وہ اس کی مدد سے کبھی گریز نہ کرتے بلکہ

۱۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ، ۱۲۰۰ھ، کمال الکمال، ص ۲۳۹، ۲۔ مطبعہ دارکتب العلمیہ بیروت۔  
 جلد سابع

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar



مفتی غلام رسول سعیدی فرماتے ہیں جہور مسلمین کا اتفاق ہے کہ مولا علی و معاویہ کے درمیان جو جنگیں ہوئیں  
 علی حق پر تھے اور معاویہ کی خطا اجتہادی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہم

نعمۃ الباری و شرح صحیح البخاری (جلد پنجم) 838 ۵۶- کتاب الجہاد والہجر

جو کہی اور اگر امام ان باغیوں سے قتال کرے تو مسلمان اس کی حمایت میں قتال نہ کریں اور  
 اس کی مخالفت میں قتال نہ کریں۔ حضرت علیؓ کی حمایت میں قتال کو ترک کر دیا حالانکہ دین اور عقل میں ان کا مقام کسی سے مخفی  
 اور ہر فریق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا مذہب مطلق باغی گروہ ہے اور اہل علم کے نزدیک بھی  
 حضرت علیؓ کی حمایت میں قتال نہیں کیا وہ اس پر ناراض نہیں ہوئے اور انہوں نے ان لوگوں کو  
 قتل نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے ان کی حمایت میں قتال  
 شوری سے مشورہ کرے

جہور مسلمین  
 کا اتفاق ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی  
 جس پر آپ اجر کے مستحق ہیں

دست ۱۳۴۳ھ

دیا، لیکن اس

علاقے کے کہ اس

حق ہوئی تھی، لیکن وہ

ہر ایک کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کا

مخالف باغی ہے

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کی حیثیت

کی اس غلطی سے قارئین کو آگاہ کریں۔

امیر کا اطاعت کو انطا عسقری اور حنیفہ

امیر کا اطاعت کو انطا عسقری اور حنیفہ

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو جنگ ہوئی، اس میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ برحق تھے

میں کہتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ بعض صحابہ نے اس جنگ میں حضرت علیؓ اور معاویہؓ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کا ساتھ نہیں دیا، لیکن اس  
 سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں ہے کہ حضرت علیؓ اور معاویہؓ رضی اللہ عنہما دونوں کی حیثیت برابر تھی کیونکہ جہور مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس  
 مناقشہ میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی رائے صائب تھی اور وہ خلیفہ برحق تھے اور حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ کو اجتہادی خطا لاحق ہوئی تھی، لیکن وہ  
 اس میں اپنے اجتہادی وجہ سے معذور ہیں، علامہ مہلب نے جو یہ لکھا ہے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کا  
 مخالف باغی ہے اور اہل علم کے نزدیک یہی مصیبت میں ہوتا ہے۔ علامہ مہلب کے اس قول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک  
 حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہما دونوں کی حیثیت برابر تھی جب کہ یہ صحیح نہیں ہے اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ ہم علامہ المہلب  
 کی اس غلطی سے قارئین کو آگاہ کریں۔

وَأَنَّ تَحْسِينَ كَرَمِ شَارِكُو شِمَارُهُ كَرَمُ شِمَارِهِ (اور اگر تم اس کے ساتھ ہو گے)

بِعِزَّةِ الْبَارِي

نعمان علی عطاری

شرح صحیح البخاری

جلد پنجم

الاحادیث: ۳۰۹۰

کتاب الساقۃ، کتاب فی الاستفراض، کتاب النحس، کتاب  
 کتاب الشکر، کتاب الرمن، کتاب البتق، کتاب الکھتر  
 کتاب الشہادات، کتاب الصلح، کتاب الشروط، کتاب

تصنیف

علامہ غلام رسولؒ

شیخ الحدیث، دار البیروت، لبنان

ناشر

فریدنگہ ٹال



# امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

﴿ مفردات القرآن - جلد 1 ﴾ 129

بِغْضٍ ہونا ہے۔ یہ حب کی ضد ہے۔ جس کے معنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف دل کا متجذب ہونا ہے، کہا جاتا ہے۔ بَغْضٌ (س) الشَّيْءُ بَغْضًا وَبَغْضَةً (ن) بَغْضًا قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوادے۔ اور حدیث پاک میں ہے ﴿ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضُ النَّفْسَاجِسَ وَالْمُنْفَجِسَ ﴾۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدکلام گالی دینے والے سے نفرت کرتا ہے۔ یہاں بغض کا لفظ بول کر اس امر پر تنبیہ کی ہے کہ باری تعالیٰ اس سے اپنا فیضان اور توفیق احسان روک لیتا ہے۔

**ب غ ی**  
الْبَغْيُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا ہے۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْيٌ کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔  
بَغَيْتُ الشَّيْءِ وَابْتِغَيْتُهُ کسی چیز کے حاصل کرنے میں جائز حد سے تجاوز کرنا۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿ لَقَدْ ابْتِغَوْا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ ﴾ (۳۸:۹) یہ پہلے ہی طالب فساد رہے ہیں۔  
﴿ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ ﴾ (۴:۹) تم میں فساد ڈلوانے کی غرض سے۔  
بَغْيٌ: دو قسم پر ہے۔ محمود یعنی حد عدل و انصاف سے تجاوز

کرنا۔

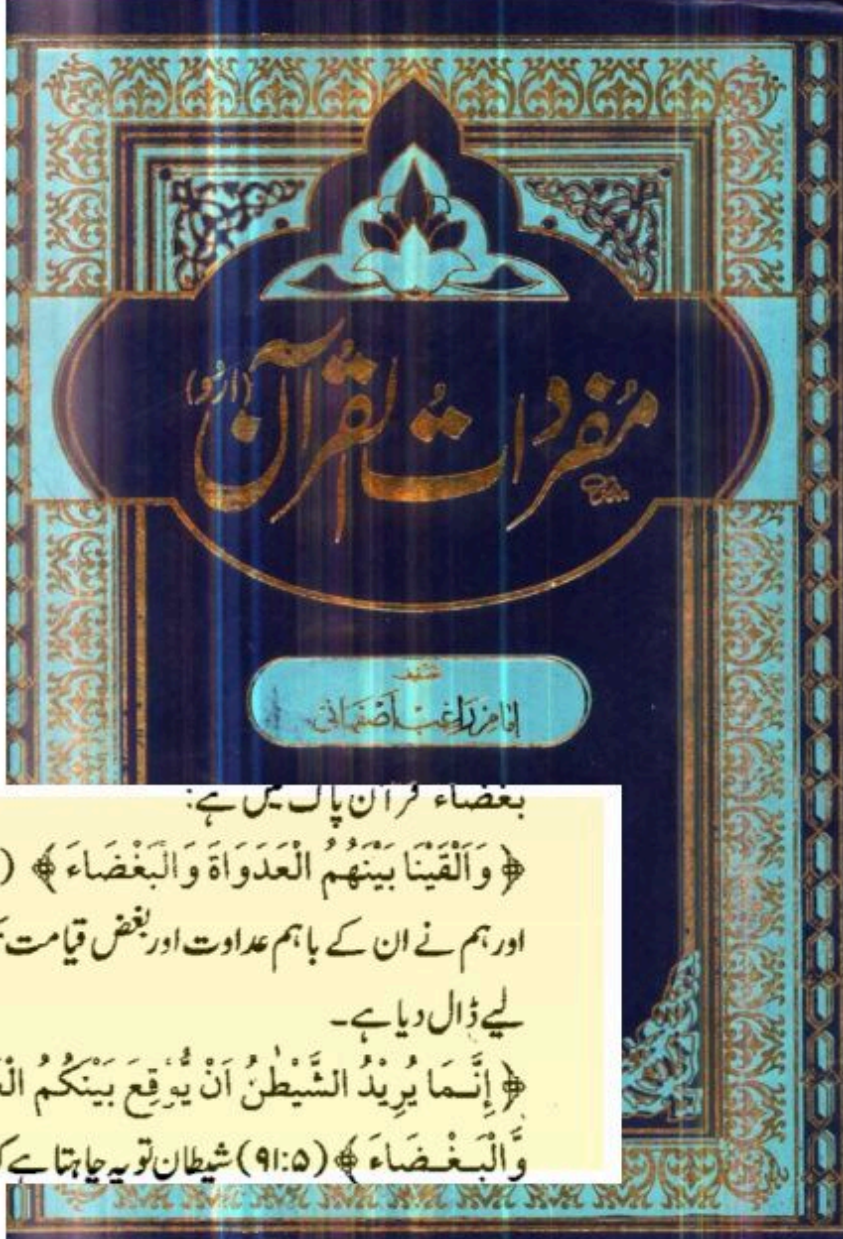
## ب غ ی

الْبَغْيُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا ہے۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْيٌ کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

بغضاء قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب





وحید الزماں قاسمی نے لفظ باغی بہت سارے معنی بیان کیے ہیں جس میں طلب کرنا زیادتی کرنا مخالفت کرنا تلاش کرنا چاہنا خواہش کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ ہے

بغی

لیجہ : مخالفت کرنا ، بغاوت کرنا ، سادہ پا کرنا ۔  
بغی : بغیہ : چاہنا ، طلب کرنا (ق) مشی : تلاش کرنا ، طلب کرنے میں روینا (ح)  
بغی : بغی : اس کو چاہئے ، اس کے لئے مناسب ہے (ق) : خواہش کرنا ، چاہنا ۔  
القوم : ایک دوسرے پر زیادتی کرنا الشی : ظلم لینا یا لینے کی خواہش کرنا بردستی لینے کی کوشش کرنا ۔  
: ایک قابل احتراق مادہ جو فہم بنانے استعمال ہوتا ہے ۔  
: جابر و ظالم ، باغی ، قانون شکن : قاتل (ح) : ظلم ، قانون شکنی ، بغاوت ، حد سے

بغی

سفید دھبہ  
دھی بغی علیہ : مخالفت کرنا ، بغاوت کرنا ، فساد برپا کرنا ۔  
بغی : بغی : طلب کرنا (ق) بغی : تلاش کرنا ، طلب کرنے میں مدد دینا (ح)  
بغی : بغی : اس کو چاہئے ، اس کے لئے مناسب ہے (ق) : خواہش کرنا ، چاہنا ۔  
القوم : ایک دوسرے پر زیادتی کرنا الشی : ظلم لینا یا لینے کی خواہش کرنا بردستی لینے کی کوشش کرنا ۔  
بغی : بغی : اس کو چاہئے ، اس کے لئے مناسب ہے (ق) : خواہش کرنا ، چاہنا ۔

بغش

بغش : بغش : خواہش کرنا ، چاہنا ۔  
بغش : بغش : خواہش کرنا ، چاہنا ۔  
بغش : بغش : خواہش کرنا ، چاہنا ۔  
بغش : بغش : خواہش کرنا ، چاہنا ۔

البغام

البغمة : موتیوں کا پار ، گلوبند ح : بغم  
البغو : کچا کھل ، کانٹوں کا پھول ۔  
بغی : بغی : تجاوز کرنا ، زیادتی کرنا ، ظلم کرنا (۲) زخم میں پیپ پڑنا ، سوجنا  
(۳) عورت کا نہ نا کرنا ۔

بغی

# القاموس للوحید

جامع ترین مکتب عربی اردو لغت

تالیف

مولانا وحید الزماں قاسمی کٹر انوی

استاذ حدیث و ادب عربی و معاون اہم دارالعلوم دیوبند

مراجعة و تصدیق

مولانا عبد الزماں قاسمی کٹر انوی

ادارۃ النشرون

لاہور - کلکتہ



علیہ الرحمہ

# امام الفراہیدی 170ھ فرماتے ہیں باغی بمعنی طالب ہے کسی چیز کا طلب کرنا

کِتَابُ الْعَجَائِبِ  
مُرْتَبَاً عَلَى حُرُوفِ الْمَجْمُوعِ

تَصْنِيفُ

الْمُحَلِّلِ أَحْمَدَ الْفَرَاهِیْدِی

الْمُتَوَفَّى سَنَةِ ۱۷۰ھ

تَرْتِیْبُهُ وَتَحْقِیْقُهُ

الدَّكْتُورُ  
الْمَدِیْنِیُّ

الْجُ

الْه

ا- ف

مَشْنُورَاتُ

مَحْمُودِیَّةُ بَیْرُوتَ

دَارُ الْکُتُبِ الْعِلْمِیَّةِ

بَیْرُوتَ - لُبْنَانُ

۱۵۴

لَدَى رِشْدَةٍ مِنْ أَمْرٍ أَوْ لِبَغْيَةٍ فَيَغْلِبُهَا فَحُلٌّ عَلَى التَّسْلِي مُنْجِبٌ<sup>(۱)</sup>

وَابْنُ رِشْدَةٍ إِذَا كَانَ مِنْ مَاءٍ صَافٍ. وَالْبَغْيَةُ مِنَ الزَّئْنِ. وَالْبَغْيَةُ: مُصْدَرُ الْإِبْتِغَاءِ، تَقُولُ: هُوَ يُبَغِّئُنِي، أَيْ: طَلَبْتَنِي وَطَيَّبْتَنِي. وَبَغَّيْتُ الشَّيْءَ أَبْغَيْهِ بَغَاءً، وَابْتِغَيْتَهُ: طَلَبْتَهُ. وَتَقُولُ: لَا

حضرت معاویہ حضرت عثمان کا  
قصاص طلب کر رہے تھے  
اس لئے یہاں پر لفظ باغی یہاں معنی  
طلب کرنے والا ہوگا

الْبَطْنُ، قَالَ الرَّاحِزُ:

لَدَى رِشْدَةٍ مِنْ أَمْرٍ أَوْ لِبَغْيَةٍ فَيَغْلِبُهَا فَحُلٌّ عَلَى التَّسْلِي مُنْجِبٌ

وَابْنُ رِشْدَةٍ إِذَا كَانَ مِنْ مَاءٍ صَافٍ. وَالْبَغْيَةُ مِنَ الزَّئْنِ. وَالْبَغْيَةُ: مُصْدَرُ الْإِبْتِغَاءِ، تَقُولُ:

هُوَ يُبَغِّئُنِي، أَيْ: طَلَبْتَنِي وَطَيَّبْتَنِي. وَبَغَّيْتُ الشَّيْءَ أَبْغَيْهِ بَغَاءً، وَابْتِغَيْتَهُ: طَلَبْتَهُ. وَتَقُولُ: لَا

يَبْغِي لَكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا، وَمَا ابْتَغَى لَكَ فِي الْمَاضِي، أَيْ: مَا يَبْغِي. وَالْبَغْيُ فِي عَذْوِ

الْفَرَسِ: اخْتِيَالٌ وَمَرَحٌ، وَإِنَّهُ لَيَبْغِي فِي عَذْوِهِ. وَلَا يَقَالُ: فَرَسٌ بَاغٌ. وَالْبَغْيُ: الظُّلْمُ.

بَقْعُ: الْبَقْعُ: لَوْ أَنَّ الْإِلَهَ بَعْضُهُ بَعْضًا مِثْلَ الْغَرَابِ الْأَسْوَدِ فِي صَدْرِهِ بَيَاضٌ. غَرَابٌ أَبْقَعُ، وَكَلْبٌ أَبْقَعُ. وَالْبَقْعَةُ: قِطْعَةٌ مِنْ أَرْضٍ عَلَى غَيْرِ هَيَاةٍ الَّتِي عَلَى حَبْطِهَا، كَسَلٌ وَاحِدَةٌ مِنْهَا بَقْعَةٌ، وَجَمْعُهَا بَقَاعٌ وَبَقَعٌ. وَالْبَقْعُ: مَوْضِعٌ مِنَ الْأَرْضِ فِيهِ أَرْوَمٌ شَجَرٌ مِنْ ضُرُوبِ شَجَرِيٍّ،

(۱) الْبَيْتُ فِي التَّهْذِيبِ (۲۱۳/۸)، وَاللِّسَانُ (بغ)، وَفِيهِ: أَوْ بَغْيَةٍ.

(۲) الرَّحْزُ فِي اللِّسَانِ (عشزور) وَرَوَايَتُهُ: ضَرْبًا وَطَعْنَا نَافِلًا عَشْزُورًا، وَالْعَشْزُورُ الشَّدِيدُ الْخُلُقِ الْعَظِيمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.



# امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

﴿مفردات القرآن - جلد 1﴾ 129

بِغْيٍ ہونا کے ہیں۔ یہ حب کی ضد ہے۔ جس کے معنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف دل کا منجذب ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بَغْضٌ (م) اَلشَّيْءُ بَغْضًا وَبَغْضَةً (ن) بَغْضًا قرآن پاک میں ہے:

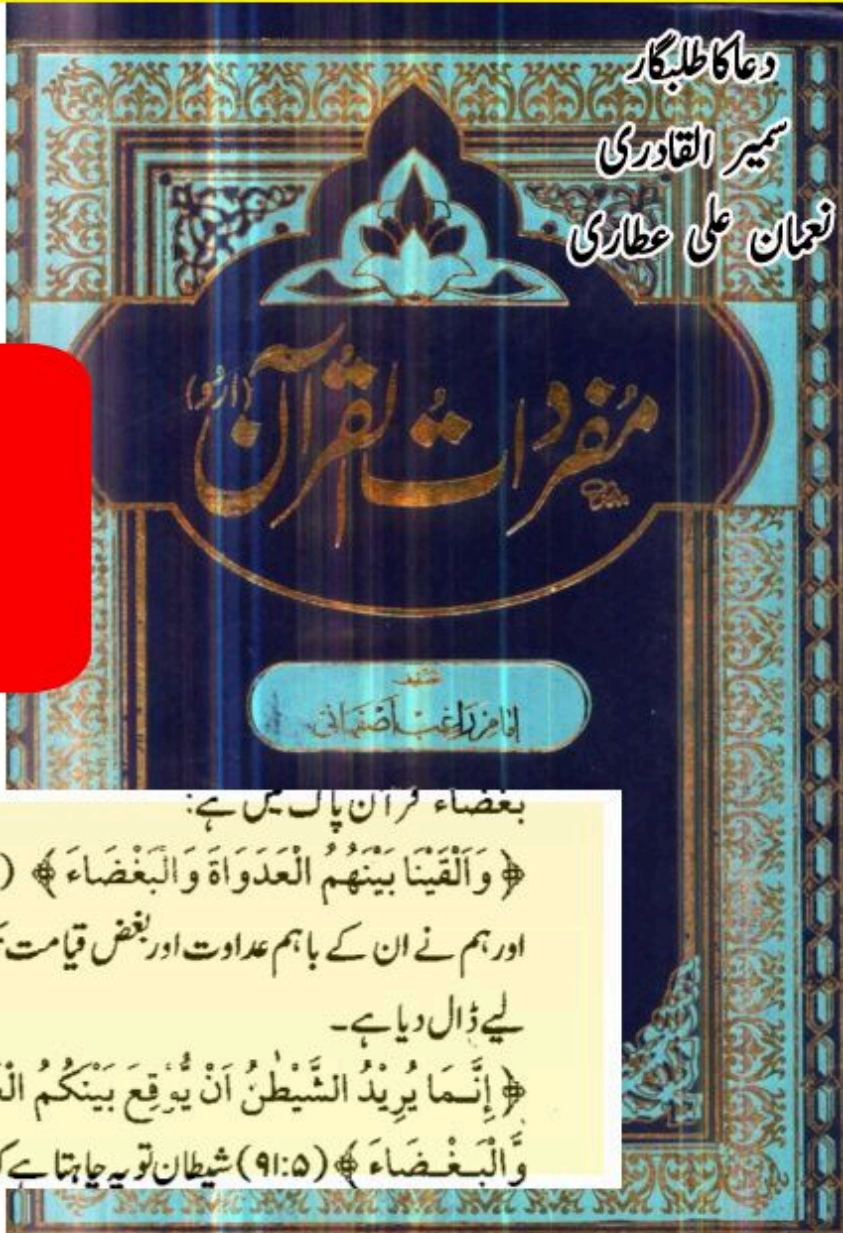
﴿وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵) اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

**ب غ ی**  
الْبَغْيُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی اور تم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

حضرت معاویہ حضرت عثمان کا قصاص طلب کر رہے تھے اس لیے جو لوگ معاویہ پر باغی کے غلام معنی لیتے ہیں وہ بڑی فحش خطا پر ہیں

**ب غ ی**  
الْبَغْيُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْيٌ کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

۱۰ والمعروف في الرواية الحلال بين والحرام بين راجع (ق ۴، ط ۱، عن عمر، ق ۲، عن سلمان) الفتح الكبير ۲: ۸۲، ۸۳۔



دعا کا طلبگار

سمیر القادری

نعمان علی عطاری

مفردات القرآن (۱۲۰)

الامام الغنی

بغضاء قرآن پاک میں ہے:

﴿وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)

اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ

وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب



امام نووی فرماتے ہیں اصحاب (شافعیہ) متفق ہیں باغیوں کو  
فاسق نہیں کہا جائے گا لیکن وہ محضی ہیں اور نہ ہی گناہگار کہا جائے گا

حکۃ  
نہا  
تک  
بکر  
دہ  
کور  
افتح  
اوشہ  
الباء  
شیء  
کاتہا  
مری  
نک  
مک  
یل  
البلۃ  
اندید  
لایا  
سنا  
ون  
لشر

ذلک ما کنا نبی (واتفق أصحابنا علی  
البناء اذا وجدت شروط تسمیتهم أنهم

بناء لیسوا فساقا لکنهم مخطئون فی شبہتهم  
وتأیلمهم واختلف أصحابنا فی أنهم عصاة  
أم لا مع اتفاقهم علی أنهم لیسوا فسقة ومن  
قال یعصون قال لیست کل معصیة فسقا  
والبغی فی الالة التعمدی والاستطالة \*

﴿بقق﴾ البق معروف الواحدة بقق قال  
الزجاج البقاق کثیر الکلام \*

﴿بقل﴾ البقل معروف قال الزجاج

دعاگو  
سمیر القادری  
نعمان علی

# مہذب الاسماء واللغات

للإمام العلامة الفقیہ الحافظ  
أبی ذکریا محی الدین بن شرف النووی  
(المتوفی سنة ۶۷۶ ھجرية)

الجزء الاول من القسم الثاني  
قوبل علی غیر نسخه  
عنیت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة  
إدارة الطباعة المنيرية  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت معاویہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے اور آپ مجتہد  
تھے جس کی وجہ سے آپ پر لعن طعن سخت حرام ہے...



امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب  
کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا۔۔

۳۱

من بقى الى بل

ما يسهل له وأصل ينبغي من قولهم بغيت ﴿بكر﴾ قال في مشارق الانوار البكرة  
التي هي من أسلحة الحرب أو البقرة التي هي من أسلحة الحرب

والبنى الظلم . وقيل لمجاوزته الحد المشروع  
وقيل لطلبه الاستعلاء علي الامام من قولهم  
بغيت كذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال  
ذلك ما كنا نبغى) واتفق أصحابنا على

البلوعة •

﴿بال﴾ قال الزجاج في كتاب فعلت  
وأفعلت يقال بل المريض من مرضه يبل  
بالواو وأبل باللام واستبل استبالا •  
﴿بلى﴾ قال الجوهري البلوعة والبلية  
بكسر الباء فيهما والبلية بفتحها وتشديد  
الباء والبلوى والبلاء واحدة والجمع البلياء  
وبلاء الله تعالى بلاء وأبلاء إبلاء حسنا  
وابتلاء اختبره والتبلى الاختبار ويكون  
البلاء الذي هو الاختبار في الخير والشر

البناء اذا وجدت شروط تسميتهم أنهم  
بناء ليسوا فساكالكتهم مخطئون في شبهتهم  
وتأويلهم واختلف أصحابنا في أنهم عصاة  
أم لا مع اتفاقهم على أنهم ليسوا فاسقة ومن  
قال يعصون قال ليست كل معصية فسقا  
والبنى في الالة التعمد والاستطالة •  
﴿بق﴾ البق معروف الواحدة بقعة قال  
الزجاج البقاق كثير الكلام •  
﴿بقل﴾ البقل معروف قال الزجاج  
بقل وجه الغلام أو بقل أى خرجت لحيته •

مَهْدِيْنِي  
الْإِسْتِمْاءِ وَاللَّ

للإمام العلامة الفقيه  
أبي ذكريا محي الدين بن ذ  
(المتوفى سنة ٦٧٦ هـ)

الجزء الاول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

إدارة الطباعة الحديثة

يطلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان



# امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا۔۔

۳۱

من بقى الى بل

ما يسهل له وأصل ينبغي من قولهم بغيت  
الشيء أبغيه أى طلبته فأنبغى لى أى حصل

ما يسهل له وأصل ينبغي من قولهم بغيت  
الشيء أبغيه أى طلبته فأنبغى لى أى حصل

أوزته الحد المشروع  
عليه علي الامام من قولهم

بغيت كذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال

ذلك ما كنا نبغى) واتفق أصحابنا على

البوابة

﴿بال﴾ قال الزجاج في كتاب فعلت  
وأفعلت يقال بل المريض من مرضه يبل  
بأولاً وأبل إبللاً واستبل استبللاً \*  
﴿بلى﴾ قال الجوهري البوابة والبلىة  
بكسر الباء فيهما والبلىة بفتحها وتشديد  
الباء والبلوى والبلاء واحدة والجمع البلياء  
وبلاء الله تعالى بلاء وأبلاء إبلاء حسناً  
وابتلاء اختبره والتبلى الاختبار ويكون  
البلاء الذى هو الاختبار فى الخير والشر

البناء اذا وجدت شروط تسميتهم أنهم  
بناء ليسوا فساكالكتهم مخطئون في شبههم  
وتأويلهم واختلاف أصحابنا في أنهم عصاة  
أم لا مع اتفاقهم على أنهم ليسوا فاسقة ومن  
قل يعصون قل ليست كل معصية فسقا  
والبنى في الالة التعمد والاستطالة \*  
﴿بق﴾ البق معروف الواحدة بقعة قال  
الزجاج البقاق كثير الكلام \*  
﴿بقل﴾ البقل معروف قال الزجاج  
بقل وجه الغلام أو بقل أى خرجت لحينه \*

مَهْدِيْنِي  
الْإِسْمَاءُ وَاللَّ

للإمام العلامة الفقيه  
أبي ذكريا محي الدين بن ذ  
(المتوفى سنة ٦٧٦ هـ)

الجزء الاول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة

إدارة الطباعة الحديثة

يطلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان



امام ابوالشکور سالمیؒ فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

خلافت و امارت کا بیان

371

تمہید (ابوشکور سالمی)

حضرت علی کی حمایت میں جنگ کرتے۔  
بائیں ہمہ (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی نہ ہم تکفیر کرتے ہیں نہ تفسیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا" یعنی دو گروہوں کے مابین لڑائی ہو جائے تو وہ طائفہ جیتے ہوئے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے

حضرت معاویہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے  
آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں معاویہ مجتہد و فقیہ تھے

تمہید ابوشکور سالمیؒ  
دعا کا طلبگار  
سمیر القادری  
نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تفسیق نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس کی شہادت بالاتفاق

جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مآذول ہوتا ہے۔

باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں نے خطا کی اور ان کی خطا کبیرہ گناہ نہیں تھی کہ مرتکب کبیرہ کی تفسیق کی جائے یا تکفیر۔

پھر حضرت معاویہ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ دیدہ و دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو یکہ یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فہم و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عادل اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جمعہ جماعت صلوٰۃ حج اور تولیت قضا وغیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

CLICK FOR MORE BOOKS

For More Books

تصنیف

ابوالشکور سالمیؒ

ترجمہ

مفتی اعظم پاکستان محمد عارف

ابوالکاسم تہجد احمد قادری

فیضیہ امام احمد رضا قادری بریلوی مدظلہ



# قاضی عبدالرزاق بھترالوی فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ پر حرام بغاوت کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ اس کا معنی ہے طلب کرنا

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

157 نجوم التحقیق

ہر فریق دوسرے کو غلطی پر بھڑھاتا ہر طرف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے جا رہے تھے اس لئے یہ اعتراض باطل ہے کہ وہ واقعی مال باطل مریض سے کھانے کا عام حالات میں بھی حکم دیتے تھے یا عام حالات میں وہ مسلمانوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے تھے حاشا وکلا ایسا نہیں یہ اجتہادی خطا تھی جس پر کوئی گرفت نہ تھی بلکہ اجتہاد کی وجہ سے ثواب حاصل تھا۔ پھر ”نظمہ فی طاعة الله“ کے الفاظ بھی بتا رہے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا کام کر رہے تھے رب تعالیٰ کے نافرمان نہیں تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے یہ الفاظ ”واعصہ فی معصیۃ اللہ“ اس پر دلالت کر رہے کہ اگر تمہارا اجتہاد نہیں غلطی پر سمجھتا ہے تو جو تم اپنے خیال کے مطابق غلطی اور رب کی نافرمانی سمجھو اسے نہ مانو۔

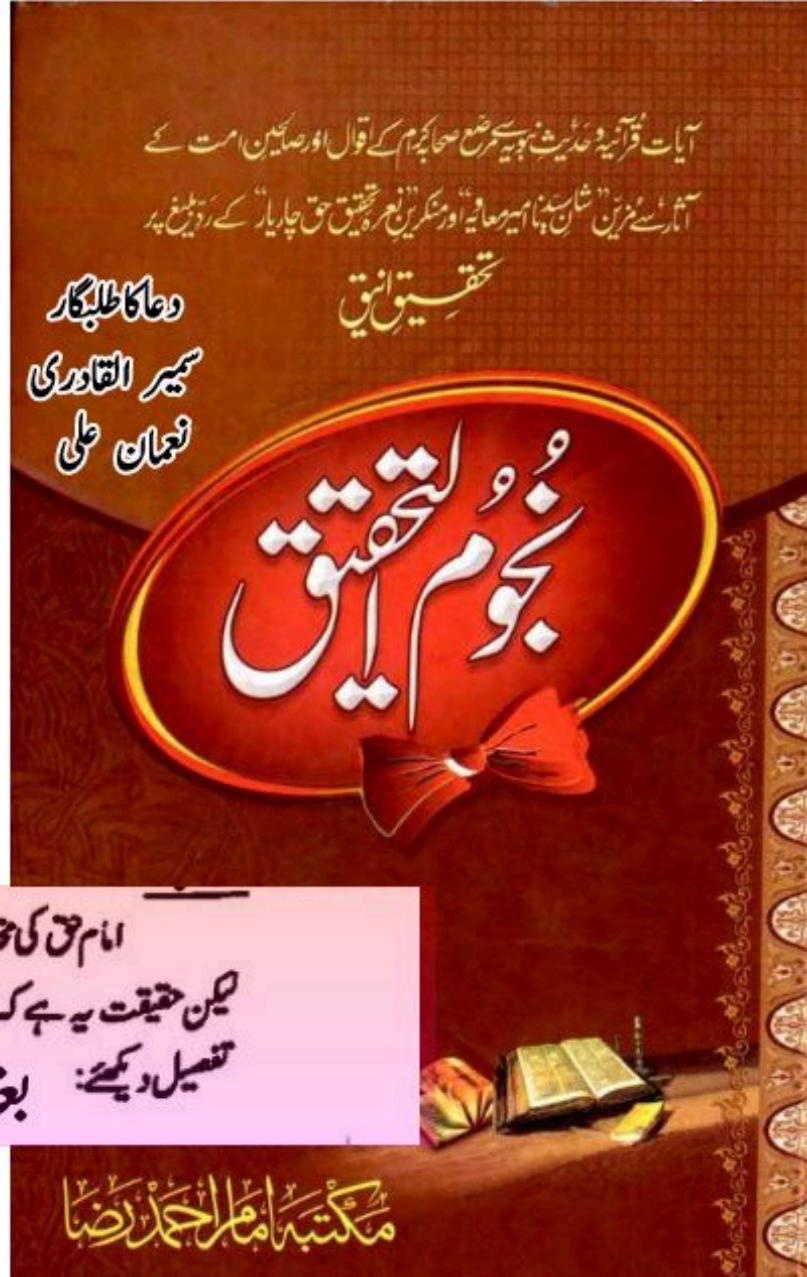
اعتراض بغاوت معاویہ پر:

حدیث پاک سے تو معاویہ اور ان کی جماعت کا باغی ہونا سمجھ آ رہا ہے۔ آئیے! حدیث پاک دیکھئے:

”عن امر سلمۃ ابن رسول اللہ ﷺ قال: ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دیکھ لعلک تعلق الفیۃ الماہیۃ۔“ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار کو فرمایا جنہیں (مسلم ج ۳ ص ۴۰۲ کتاب العن) باغی جماعت قتل کرے گی۔“

امام حق کی مخالفت کی چار وجوہ ہیں اگرچہ بظاہر سب پر بغاوت کا اطلاق ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر حرام بغاوت کا اطلاق نہیں آئیے! ذرا تفصیل دیکھئے: بغاوت کا معنی طلب کرنا ہوتا ہے

تفصیل دیکھئے:



مکتبہ امیر احمد رضا



رضی اللہ

عنہم اجمعین

# قاضی عبدالرزاق بھترالوی فرماتے صحابہ کرام میں

## اجتہادی اختلاف تھا ایک گروہ حق پر اور دوسرے کی اجتہادی خطا تھی

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

160 نجوم التحقیق

ان کو خارجیوں والی بغاوت کا نام دیا جائے خارجی تو کافر ہیں کسی صحابی کو (معاذ اللہ) کافر نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں! کوئی کافر کسی صحابی کو باغی یعنی خارجی کہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ہے ہی کافر، کافر کا مسلمان کو کافر کہنا کوئی باعثِ قہر نہیں۔

ہمارے ذہنوں میں جو بغاوت ہے وہ بھی صحابہ کرام میں نہیں تھی کیونکہ مشہور بغاوت ناجائز ہے صحابہ کرام کسی حرام کے مرکب نہیں ہوئے۔ لہذا صحابہ کرام میں مذکور چوٹی قسم کی بغاوت نہیں تھی۔

صحابہ کرام میں کون سی بغاوت تھی؟

### صحابہ کرام میں کون سی بغاوت تھی؟

صحابہ کرام میں اجتہادی اختلاف تھا ایک فریق کا اجتہاد درست تھا دوسرے کا اجتہاد درست نہ تھا جس فریق کا اجتہاد درست نہ تھا اور وہ درست اجتہاد والے مجتہد مصیب فریق سے جنگ کر رہے تھے اجتہادِ خطی فریق کو میرے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کے عطاء کردہ علوم غیبیہ کی وجہ سے باغی فرما دیا تھا کہ وہ فریق جو مصیب نہیں ہوگا ان کی اجتہادی خطا کی وجہ سے ان کا مطالبہ زیادتی ہوگا اسی مطالبہ کی زیادتی کو بغاوت کا نام دیا

بلکہ اس بغاوت کی وضاحت بھی کریں صحابہ کرام کو مطلقاً باغی کہنے والے اور اس

بغاوت کی صحیح ترجمانی نہ کرنے والے درحقیقت صحابہ کرام سے بغض رکھنے والے ہیں ان کو ہی

علماء سوء کہا جاتا ہے بلکہ راقم کے نزدیک وہی جہلاء مطلق ہیں۔ بغضِ صحابہ رکھنے والے جہلاء

کیا دین اسلام کی وضاحت کریں گے وہ تو منافقانہ انداز سے دین اسلام کا حلیہ بگاڑ دیں

آیات قرآنیہ و حدیث پیہ صریح صحابہ کرام کے اقوال اور صحابہ کرام امت کے آثار سے مزین شانِ نبویہ و شریعتِ نبویہ اور شریعتِ نبویہ کے چار بار کے رد میں یہ تحقیقِ باغی

نجوم التحقیق

soks  
ohaibhasanattari



رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اہل سنت کہتے ہیں: حضرت علی حق پر تھے اس سب میں ان سے قتال کرنے والے سب باغی مخطی تھے کافر نہیں تھے  
شیعہ اسکے برعکس انکو کافر کہتے ہیں، اور نا تو حضرت

علی سے قتال کرنے والے فاسق تھے جیسا کہ عمرو بن عبید معتزلی کے اصحاب نے انکو فاسق قرار دیا۔۔

الأجوبة العراقية على الأسئلة اللاهوتية

۱۲۶

وحدث من ذلك ما أوجب ترك القتال مع معاوية والاستغفال بأمر الخوارج وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يفترق عنه قيد شبر<sup>(۱)</sup>، وأن مقاتليه في الوقتين مخطئون باغون<sup>(۲)</sup>، وليسوا كافرين<sup>(۳)</sup>، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين خلافاً «للعمرية»<sup>(۴)</sup> أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا بعينه فاسق خلافاً للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي<sup>(۵)</sup>].

للمقالات (۶۱/۱ - ۶۲)، واصفاً ما حدث: «انكسرت سيوف الفريقين ونصلت

وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يفترق عنه قيد شبر<sup>(۱)</sup>، وأن مقاتليه في الوقتين مخطئون باغون<sup>(۲)</sup>، وليسوا كافرين<sup>(۳)</sup>، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين خلافاً «للعمرية»<sup>(۴)</sup> أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا بعينه فاسق خلافاً للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي<sup>(۵)</sup>].

(۵) هو واصل بن عطاء الغزالي البصري المتكلم الفصيح من مشيئة المعتزلة وشيخهم اعتزل حلقه

الحسن البصري هو وجماعة فسماوا المعتزلة ولد بالمدينة سنة (۸۰هـ) ومات سنة ۱۸۱هـ.

انظر: وفیات الأعيان (۷/۶ - ۱۱)، الفرق بين الفرق (۱۱۷ - ۱۲۰)، مجموع الفتاوى

(۲۷/۳۵).

(۶) ما بين المعقوفين غير موجود في المختصر.

الأجوبة العراقية

على الأسئلة اللاهوتية

سمير القادري  
نعمان علي

لفيفي العراق في عصره الإمام الفقيه  
أبي القاسم الحسين بن محمد بن عبد الله  
(۱۲۱۷هـ - ۱۲۷۰هـ)

تفريع الإمامية عليه  
د. عبد الله بن يوسف النعماني

دار ابن عقيم

دار ابن عقيم



## نص المخطوط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- حدثنا القاضي الإمام أبو الحسين محمد بن القاضي الإمام أبي يعلى<sup>(1)</sup>  
محمد بن الحسين بن الفراء<sup>(2)</sup>، قال:

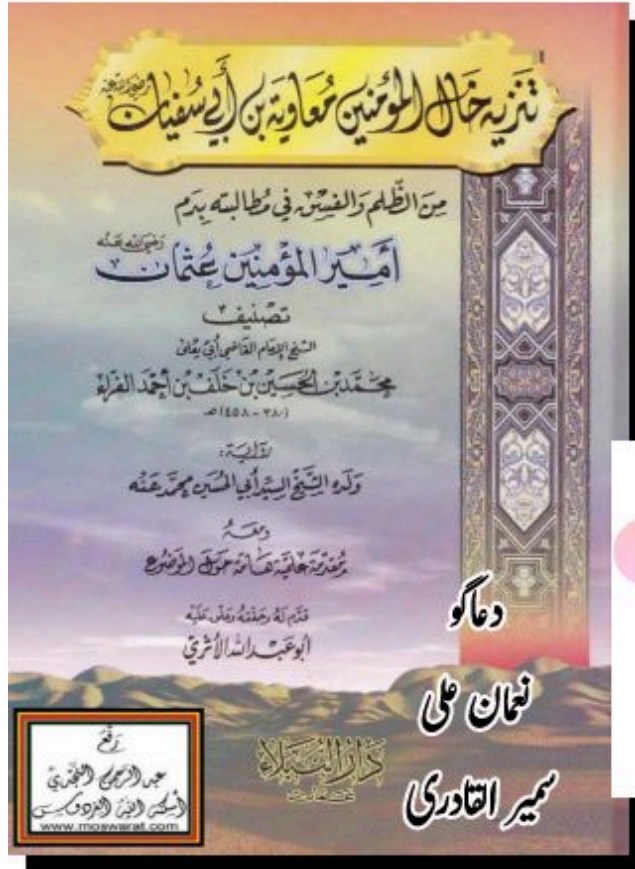
قُرئَ علي والدي السَّعيد؛ وأنا أسمع، وذلك في رجب سنة ثمان وخمسين وأربع مائة، في مسجده من الجانب الغربي بنهر القلائين<sup>(3)</sup>:

أسعدك الله بطاعته، ووفَّقَكَ لصالح دنياك وآخرتك، عما جرى بين علي ومعاوية رضي الله عنهما، وهل يجوز أن يُضَافَ إلى معاوية بذلك ظلم أو فسق؟  
والجواب؛ والله الموفق للصواب:

أنه لا يجوز أن يُضَافَ إليه شيء من ذلك، بل يقال: أنه<sup>(4)</sup> اجتهد، وله أجر على اجتهداده، ووجه اجتهداده أنه قال:

(1) رسمت في المخطوط؛ هكذا: يعلا.

(2) هو: الإمام محمد بن الحسين بن محمد الفراء؛ أبو الحسين. ابن المصنف



رضي الله تعالى عنهم اجمعين

امام ابی یعلیٰ کے بیٹے محمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو ہوا تو اسکی وجہ سے امیر معاویہ کی طرف فق یا علم کی نسبت کر سکتے ہیں قاضی ابی یعلیٰ نے جواب دیا ہرگز نہیں کیونکہ معاویہ نے اجتہاد فرمایا تھا اس لئے ان کی طرف یہ نسبت کرنا جائز نہیں



دعا گو: اسد الطحاوی

# الْبِدَائِيَّةُ وَالنِّهَايَةُ

للحافظ عماد الدین ابی الفداء إسماعیل

ابن عمر بن کثیر القرطبی الذی

٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقیق

الدکتور علی بن عبد الحکم

بالتعاون مع

مركز لبحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدره جسر

الجزء الرابع

وَمُشَبَّهٌ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ : الْخُنْدَقُ . وَغَشَا ، أَوْ أَنَّهُ قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ  
وَفِي غَيْرِ الْخُنْدَقِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

قُلْتُ : غَشَى اللَّيْنُ فِي غَيْرِ الْخُنْدَقِ لَا مَعْنَى لَهُ ، وَالطَّائِرُ أَنَّهُ اشْتَبَهَ عَلَى  
الْأَوَّلِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ دَلَائِلِ الْبُيُوتِ ؛ حَيْثُ أَخْبَرَ ، صَلَوَاتُ اللَّهِ  
وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ ، عَنْ غَسَّارٍ ، أَنَّهُ نَقَلَ الْبَيْتَ الْبَاقِيَةَ ، وَقَدْ نَقَلَ أَهْلُ الشَّامِ فِي وَقْفَةِ  
صَفَرٍ ، وَغَسَّارٌ مَعَ عَلِيٍّ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ ، كَمَا سَنَأْتِي بَيَانَهُ وَتَفْصِيلَهُ فِي مَوْضِعِهِ .

وقد كان عليّ أحقّ بالأمر من معاوية ، ولا يلزم من تسمية أصحاب معاوية بغاة  
تكفيرهم ، كما يُحاولُه جهلة الفرقة الضالة من الشيعة وغيرهم ؛ لأنهم وإن  
كانوا بغاة في نفس الأمر ، فإنهم كانوا مجتهدين فيما تعاطوه من القتال ،  
وليس كل مجتهد مُصيّباً ، بل المُصيب له أجران ، والمُخطئ له أجرٌ ، ومن زاد

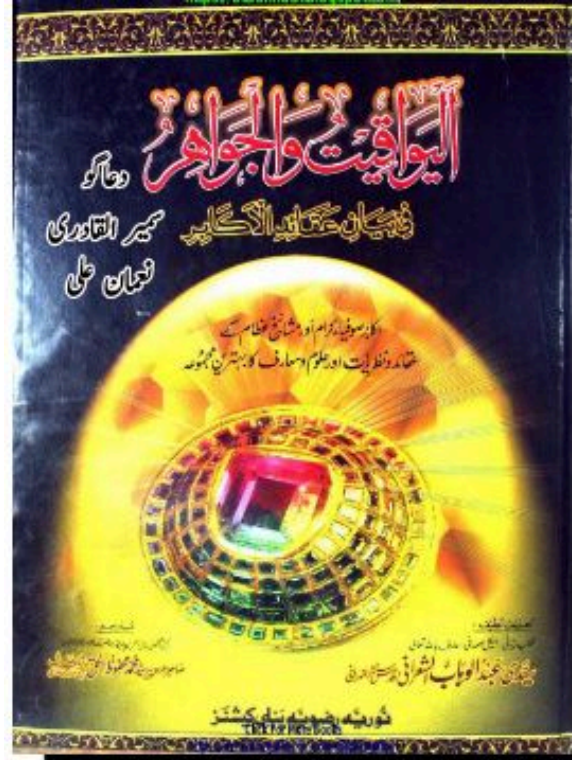
لَفَعْلٌ مِنْ طَرَفَيْ مَعْنَى . وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَأَمَّا قَوْلُهُ : «يَدْعُوهُمْ إِلَى الْحَبِّ وَيَدْعُوهُ إِلَى  
النَّارِ» . فَإِنَّ غَسَّارًا وَأَصْحَابَهُ يَدْعُونَ أَهْلَ الشَّامِ إِلَى الْأَلْفَةِ وَاجْتِمَاعِ الْكَلِمَةِ ،  
وَأَهْلُ الشَّامِ يُدْعُونَ أَنْ يَشْتَأُزُّوا بِالْأَمْرِ دُونَ مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَأَنْ يَكُونَ النَّاسُ  
أَوْزَاعًا<sup>(١)</sup> ، عَلَى كُلِّ فَعْلٍ إِمَامٌ بِرَأْيِهِ ، وَهَذَا يُؤَدِّي إِلَى الْخِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَالْخِلَافِ  
الْأَلْمِيِّ ، فَهُوَ لَزِمٌ مُتَّفِقِهِمْ ، وَنَاسِيءٌ عَنْ مَشَلِكِهِمْ ، وَإِنْ كَانُوا لَا يُفْصِلُونَهُ .  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَسَيَأْتِي تَفْرِيضُ هَذِهِ الْمَبَاحِثِ إِذَا التَّهْنِئَةُ إِلَى وَقْفَةِ صَفَرٍ مِنْ كِتَابِنَا

(١) سَلَطَ مِنْ أَمٍّ .

(٢) الْأَوْزَاعُ : الْفُرُقُ مِنَ النَّاسِ ، يُقَالُ : أُنِيعُوا وَهُمْ أَوْزَاعٌ . أَيْ يَتَفَرَّقُونَ . النَّسَائِيُّ ( وَ ز ع ) .

اور یہ کہ اس سے معاویہؓ اور ان کے اصحاب کا تکفیری طور پر باغی ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ شی عہ  
کا جاہل اور گمراہ فرقہ سمجھتا ہے اگر وہ اس مسئلے میں باغی تھے تو وہ مجتہدین میں سے بھی  
تھے۔ جس (امر) میں انہوں نے لڑائی کی اور ہر مجتہد صحیح (اجتہاد پر) نہیں ہوتا اگر مجتہد صحیح  
(اجتہاد) پر ہو تو اس کو دواجر ملتے ہیں اور اگر خطا پر ہو تو اس کو ایک اجر ملتا ہے





معاذ اللہ، غالب ہے۔ اور نامہامسانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک مدیم رسالے میں فرماتے ہیں ہم پر فوقیت رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء کے

## چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

## چوالیسویں بحث

### مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

یہ بیان کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ اعتقاد واجب ہے کہ وہ سب اجر پائوالے ہیں۔

اور یہ اس لئے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی فتنوں میں ملوث ہوا یا نہیں ہوا۔ جیسے حضرت عثمان، حضرت معاویہ اور واقعہ جمل کے دور کا فتنہ۔ اور یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجوب اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اسی پر ہے۔ اور ہر مجتہد درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ماجور ہے۔

## عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الانباری نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور مجتہد تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مجروح کرے۔ پس ہم اسی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتنوں میں ملوث نہیں ہوا جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مجتہد درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ماجور ہے



رحمۃ اللہ علیہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں یہ حدیث میرا بیٹا دو مسلمان گرہوں کے درمیان صلح کروائے گا تو امیر معاویہ پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فسق پر فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً بلکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ حضور ﷺ پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر طعن کرتا ہے

شوح بہار شویعت (حصہ اول) 489

علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (26)

میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرادے۔

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزت جلیل و علا پر طعن کرتا ہے۔

وجہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی، عرف شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلہ امام برحق کو کہتے ہیں، عناداً ہو، غملاً ہو، اور اجتہاداً ہو، معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فتہ حنفی کی مالم بنانے والی کتاب

مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں امیر معاویہ پر فسق کا اطلاق حقیقتاً امام حسن۔ حضور ﷺ اور اللہ تعالیٰ پر طعن ہے

فیضان شریعت  
بہار شریعت

1-2

مفتی محمد امجد علی اعظمی  
شاہ ولی اللہ دہلوی

پروگریسو بکسٹن

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



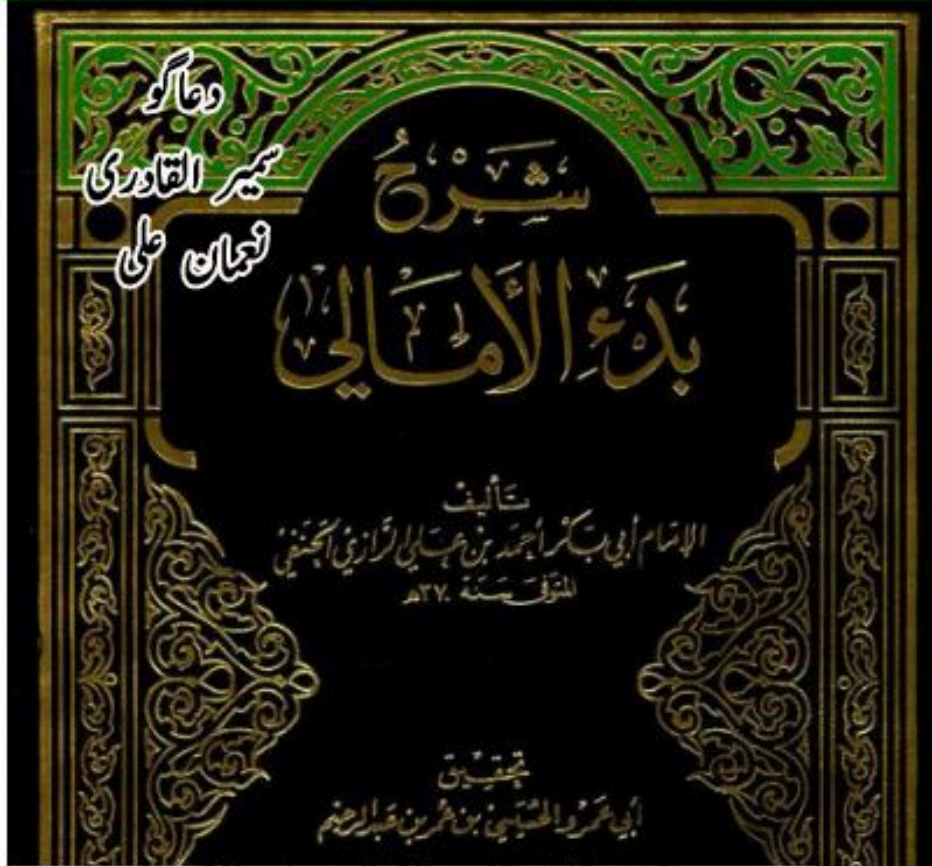
امام ابی بکر الحنفی ۳۷ھ فرماتے ہیں مولا علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین  
کے درمیان جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا مولا علی حق پر تھے اور معاویہ غلطی پر یعنی ان خطا اجتہادی تھی

باب ثم افضل الأمة تمام العشرة بعد علی ..... ۲۹۷

أصحابي، فإن أحدكم لو أنفق ما في الأرض جميعاً ما أدرك مد أحدكم ولا نصيفه<sup>(۱)</sup>.  
ويعلم أن رجعة علي باطل، وليس كما زعم الروافض؛ [۲۰۷] إنهم يقولون بأن  
علياً يرجع قبل قيام الساعة مع أهل بيته، فهذا محال. وللكرار: أراد به أبا السبطين  
علي بن أبي طالب الهاشمي رضي الله عنه، وكان يكنى بأبي تراب أيضاً، وإنما لقب به  
لأنه كان كثير القتال على الأعداء.

واعلم أن علياً كان في محاربتة مع معاوية والخوارج، وابن الزبير، وما جرى بينه  
وبين معاوية كان مبنياً على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعلی فی الإمامة، ولكنه  
كان مخطئاً في خروجه عليه، وعلي، رضي الله عنه، كان مصيباً في جميع ما عمل في  
حروبه وصلحاً دار إلى حيث دار وكان الحق في يده، فمن قال: الحق في يد غيره كان  
خارجياً. وإن طلحة والزبير وعائشة قد تابوا عن ذلك، ورجعوا إلى الحق، وعائشة إنما  
جاءت للمصلحة.

عن طريق كادح بن رحمة، وتقدم القول عند ابن الجوزي وقال الحاكم وأبو نعيم فيه أيضاً:  
روى عن مسعر والثوري أحاديث موضوعة.  
وقال البيهقي: هو مجهول. وقال ابن عدي: ولكادح غير ما أمليت أحاديث وأحاديثه عامة ما  
يرويه غير محفوظ، ولا يتابع عليه في أسانيد ولا في متونه.  
(۱) أخرجه الترمذي في كتاب: الصلاة باب: (ما جاء في السفر يوم الجمعة): (۲/ص ۴۰۵)  
حديث رقم: (۵۲۷) من طريق مقسم عن ابن عباس . . . به.  
وقال: أما مسعر: هذا حديث قدس لا نعرفه إلا بهذا الوجه. ونقله: ولم أنفقت ما قد.



لأنه كان كثير القتال على الأعداء.

واعلم أن علياً كان في محاربتة مع معاوية والخوارج، وابن الزبير، وما جرى بينه  
وبين معاوية كان مبنياً على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعلی فی الإمامة، ولكنه  
كان مخطئاً في خروجه عليه، وعلي، رضي الله عنه، كان مصيباً في جميع ما عمل في  
حروبه وصلحاً دار إلى حيث دار وكان الحق في يده، فمن قال: الحق في يد غيره كان







# القَامُوسُ الْمَحِطُّ

تألیف

العلامة اللغوي محمد بن محمد بن يعقوب الفيروز آبادي

(الطبعة سنة ۸۱۷ هـ)

دعاگو

سمیر القادری  
نعمان علی

مکتب تحقیق التراث فی مؤسستہ الرسالہ

بیاضان  
بمکتبہ نعیم العرقسوسی

طبعة فنیة منقحة لمطبعة

مؤسسة الرسالة

\*و: بَشَا، كَذَعَا: حَسَنَ خُلُقَهُ.

\*و: بَصَا، كَذَعَا: اسْتَقْصَى عَلَى غَرِيمِهِ: وَالْبَصَاءُ، بِالْكَسْرِ اسْتَقْصَاءُ الْخِصَاءِ، وَخِصَاءُ اللَّحْيَةِ وَبِصَاءُ وَلِصَاءُ. وَيُقَالُ خَصِيٌّ بِصِيٍّ. وَمَا فِي الرَّمَادِ بِضَوَةٌ، أَي: شَرَرَةٌ وَلَا جَنَ وَبِضَوَةٌ: ع.

\*ي: بُضِيَ، كَرُبِّي وَهَذِي: عَ بِلَادٍ بِجِيلَةٍ، أَوْ وَادٍ.

•ي: الْبَاطِنَةُ: النَّاجُودُ. وَخَكَى سَيَّوِيَهُ الْبَطْنَةُ، بِالْكَسْرِ، عَلِمَ لِي بِمَوْضُوعِهَا<sup>(۱)</sup>، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَبْطَيْتُ: لُغَةً أَبْطَاتُ<sup>(۲)</sup>.

•و: بَطَا: لَحْمُهُ يَنْظُرُ بَطْوًا: اكْتَنَزَ، وَتَرَكَبَ. وَالْبُطْ بِالضَمِّ: لَحْمَاتٌ مُتَرَاجِبَاتٌ، وَخَطِيبَتِ الْمَرْأَةُ وَبَطِيتُ: إِثْبَاتُ

•و: الْبَغْوُ: الْجَنَائِيَّةُ، وَالْجُزْمُ، وَقَدْ بَغَى، كُنْهَى وَدَعَا وَزَمَ وَالْعَارِيَّةُ، أَوْ أَنْ تَسْتَعِيرَ كَلْبًا تَصِيدُ بِهِ، أَوْ فَرَسًا تُسَابِقُ عَلَيْهِ كَسَالَا سَبْعَاءَ. وَأَبْعَاهُ فَرَسًا: أَخْبَلَهُ. وَبَعَاهُ بَغْوًا: قَمَّ وَأَصَابَ مِنْهُ، وَتَبَالَعِينَ: أَصَابَهُ بِهَا، وَ- عَلَيْهِمْ شَرًّا: سَاقَهُ

•و: بَغَا الشَّيْءُ بَغْوًا: نَظَرَ إِلَيْهِ كَيْفَ هُوَ. وَالْبَغْوُ: مَا يَدُ مِنْ شَجَرِ الْعَرْقُطِ<sup>(۳)</sup> وَالسَّلَمِ. وَالْبَغْوَةُ: الطَّلْعَةُ تَنْشُقُ قَتَمَ بَيْضَاءَ، وَالشَّمْرَةُ قَبْلَ بَيْضَاجِهَا. وَبَغْوَانُ: عَ بَيْضَابُورَ وَالْبَغْوِيُّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ الْفَرَّاءِ، مَنْسُوبٌ إِلَى بَغْثٍ وَذِكْرٍ.

لفظ باغی

کا اطلاق

•ي: بَغَيْتُهُ: بَغْتُهُ، وَاسْتَبْعَاهُ: اسْتَحْيَاهُ، وَ- مِنَ الشَّيْءِ: تَرَكَ بَعْضَهُ. وَبَغِي بِنُ الْعَبْغِيَّةُ: وَأَبْعَاهُ الشَّيْءَ: طَلَبَهُ لَهُ، كَبَغَّاهُ إِثَاءً، كَرَمَاهُ، أَوْ أَعَانَهُ عَلَى طَلَبِهِ: وَاسْتَبْعَى الْقَوْمَ فَبَعَّوهُ، وَ- لَهُ: طَلَبُوا لَهُ. وَالبَاغِي: الطَّالِبُ ج: بَغَاءٌ وَبَغْيَانٌ. وَابْتَغَى الشَّيْءَ: تَيَسَّرَ،

رضی اللہ  
تعالیٰ  
عنہم

امام الفيروز آبادي 817ھ نے لفظ باغی کے بہت

سے معنی بیان کیے جس میں ایک لفظ طلب کرنا

بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)

امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنی مراد لیا

رضی اللہ عنہم

جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے



امام الحرمین جوینی اپنی کتاب الارشاد میں فرماتے ہیں :-

حضرت علی اوقت امام برحق تھے ان سے قتال کرنے

والے اگرچہ باغی تھے مگر ان پر حسن ظن رکھنا ضروری ہے، کیونکہ اکی بجاوت اس بات کی متقاضی تھی کہ وہ بھلائی اور خیر چاہتے تھے اگرچہ ان سے خطاء ہوئی

الإرشاد إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

۳۳۲

فحقيق على المتدين، أن يستصحب لهم ما كانوا عليه في دهر الرسول صلى الله عليه وسلم، فإن نقلت هناة فليتدبر النقل وطريقه، فإن ضعف رده؛ وإن ظهر وكان آحادًا. لم يقدح فيها علم تواترًا منه وشهدت له النصوص ثم ينبغي ألا يألوا جهدًا في حل كل ما ينقل على وجه الخبر، ولا يكاد ذو دين بعدم ذلك. فهذا هو الأصل المغني عن التفصيل والتطويل.

فصل

فصل

[في حكم قتال علي رضي الله عنه]

علي بن أبي طالب كان إمامًا حقًا في توليته. ومقاتلوه بغاة، وحسن الظن بهم يقتضي أن نظن بهم قصد الخير وإن أخطأوه، وعائشة رضي الله عنها قصدت بالمسير إلى البصرة تسكين الثائرة وطفئة نار الفتن، وقد اشرأبت للاضطرام، فكان من الأمر ما كان.

ولا يعصم واحد من الصحابة عن زلل، والله ولي التجاوز بمنه وفضله، وكيف يشترط العصمة لأحاد الناس، وهي غير مشروطة لإمام! ولا يكثرث بقول من يشترط العصمة للأئمة من الإمامية، فإن العقل لا يقضي باشرطائها. وكل ما يحاولون به إثبات عصمة الإمام يلزمهم عصمة ولاته وقضااته وجباة الأخر.

المتبدي، ويتشوق بها المتبهي إلى جلة المصنفات. وقد تصرمت بعون الله وتأيده، والحمد لله المشكور على إفضاله، وصلى الله على محمد خاتم النبيين وإمام المرسلين وعلى آله الطيبين وصحبه الأكرمين وسلم تسليماً.

المكتبة الفلسفية

# كتاب الإرشاد

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمین الجوی

(۴۱۹-۵۷۸هـ)

ضبط وتحقيق

المستشار

توفیق علی وهبة

الأستاذ الدكتور

أحمد عبد الرزاق الساج

الناشر

مكتبة الشفاة الدينية



امام ابی الیسر محمد البرزوی فرماتے ہیں اکثر اہلسنت حضرت علی کی وفات کے بعد حضرت معاویہ امام تھے اہلسنت کے قول کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی کی وفات کے سے وہ امام متغلب تھے اور اکثر صحابہ نے ان کی بیعت کی تھی

— ۲۰۴ — اصول الدین البرزوی —

من نواذر التراث  
فی علم التوحید علی  
مذہب الماتریدہ

مسألة [۷۰]

القول فی إمامة معاوية

بعد وفاة علي -رضي الله عنه-

والقول فی يزيد بن معاوية

أما بعد موت «علي» هل صار «معاوية» إماماً؟

قال عامة «أهل السنة والجماعة»: صار إماماً.

وقال بعض «أهل السنة والجماعة»: إنه لم يصير.

وجه قولهم: إنه لم يكن أفضل «الصحابة» بعد «علي» بل كان ثمة يومئذ من هو أفضل منه بكثير في النسب والعلم والتقوى والشجاعة، ولأن أحداً من جملة «الصحابة» لم يره إماماً، ولا عقد له عقد الإمامة.

وجه قول عامة «أهل السنة والجماعة»: هو أنه صار غالباً على الناس بعد وفاة «علي» ولم يكن يومئذ إمام حق سواه فصار إماماً بحكم التغلب. فلهذا انتقاد له عامة «الصحابة» من بني هاشم وقريش، و«معاوية» رضي الله عنه ما كان من جملة الخلفاء، ولكن كان من جملة الملوك على مارونية عن النبي عليه السلام أنه قال: «الخلافة بعدى ثلاثون سنة ثم بعدها ملك وجبروت»، وكان بعده «معاوية» ملكاً.

وأما «يزيد بن معاوية» [فإنه] كان ظالماً، ولكن هل كان كافراً؟ تكلم الناس فيه. بعضهم كفروه، لما حكى عنه من أسباب الكفر، وبعضهم لم يكفروه وقالوا: لم يصح منه تلك الأسباب ولا حاجة بأحد إلى معرفة حاله؛ فإن الله تعالى أغنانا عن ذلك.

# أصول الدين

للإمام أبي الیسر محمد البرزوی

تحقیق

الدكتور هانز بيتر لنس

ضبطه وعلق عليه

الدكتور أحمد حجازي السقا

الناشر

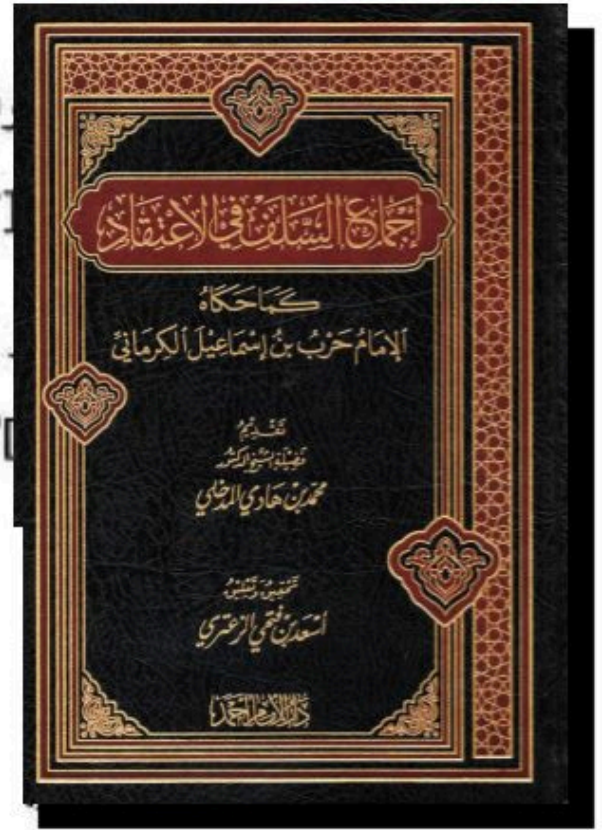
المكتبة الأزهرية للتراث

٩ درب الأتراك - خلف الجامع الأزهر الشريف

ت: ٨٤٧-٥١٢ القاهرة



واضحة البينة الثابتة<sup>(۱)</sup> [المعروفة]<sup>(۲)</sup> ذكر محاسن  
[كلهم أجمعين]<sup>(۳)</sup>، والكف عن ذكر مساوئهم  
بينهم<sup>(۴)</sup>، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو  
[<sup>(۵)</sup>، أو طعن عليهم، أو عرّض بعيبتهم، أو عاب



\* [ومن السنة<sup>(۱)</sup> الواضحة البينة الثابتة<sup>(۲)</sup> [المعروفة]<sup>(۳)</sup> ذكر محاسن  
أصحاب رسول الله ﷺ [كلهم أجمعين]<sup>(۴)</sup>، والكف عن ذكر مساوئهم  
و[الخلاف]<sup>(۵)</sup> الذي شجر بينهم<sup>(۶)</sup>، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو  
أحدًا<sup>(۷)</sup> منهم، [أو تنقصه]<sup>(۸)</sup>، أو طعن عليهم، أو عرّض بعيبتهم، أو عاب  
أحدًا منهم، [بقليل أو كثير، أو دق أو جل مما يتطرق به إلى الواقعة في أحد  
منهم]<sup>(۹)</sup>، فهو مبتدع رافضي خبيث مخالف، لا قبل الله صرفة ولا عدله<sup>(۱۰)</sup>، بل  
حبهم سنة، والدعاء لهم قربة، والافتداء بهم وسيلة، والأخذ بآثارهم فضيلة.

\* وخير [هذه]<sup>(۱۱)</sup>

امام کرمانی 280ھ عقیدہ اہلسنت  
اور یہ سنت ہے اور واضح بین اور ثابت شدہ ہے اور  
بیان کرتے ہیں  
معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام کے محاسن بیان کئے جائیں اور انکے آپسی  
اختلافات و مشاجرات بیان کرنے سے زبان بند کی  
جائے (یعنی مشاجرات کا ذکر جائز نہیں ہے)، یعنی جو اُن میں مشاجرات ہوئے...  
جس شخص نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کالی دی یا اُن میں سے کسی ایک کو یا متقیص کی یا طعن کیا  
صحابہ پر یا صحابہ پر کوئی عیب لکایا یا کسی  
ایک کو عیب لکایا (اگرچہ قلیل ہو یا کثیر یا چھوٹا یا بڑا ایسا طریقہ جس میں صحابہ میں سے کسی ایک پر عیب  
لکایا گیا ہو)

تو صحابہ پر ایسا عیب لکانے والا مبتدع رافضی غبی \*\*\* ث ہے مخالف ہے... اللہ تعالیٰ ایسے کی نافرمانی  
قبول کرتا ہے نافرمانی، اور بلکہ صحابہ کی محبت سنت ہے، اور انکے لئے دعا قربت کی اور انکی افتداء وسیلہ  
ہے اور انکے آثار پر عمل فضیلت ہے....



فہم وتأول القبیح علیہم،  
نہم علی التأویل إلی اللہ عزّ

اعتقاد اُئمۃ اہل الحدیث

لأبی بکر أحمد بن إبراهیم بن إسماعیل الاسماعیلی

۳۷۱.۳۷۷

صاحب کتاب المستخرج علی صحیح البخاری

روایۃ الحافظ حمزۃ بن یوسف السہمی

المتوفی سنۃ ۴۲۷ھ

حققہ وقدم لہ وعلق علیہ

د/محمد بن عبدالرحمن الخمیس

لتعفف فی المأکل والمشرب  
بمل الخیر، والأمر بالمعروف  
عراض عن الجاہلین حتی  
لحق ثم الإنکار والعقوبۃ من  
ر بینہم ومنہم .

[«الكف عن الصحابة»]:

[«و جو»]

(۳۸) والكفّ عن الوقیعة فیہم وتأول القبیح علیہم،

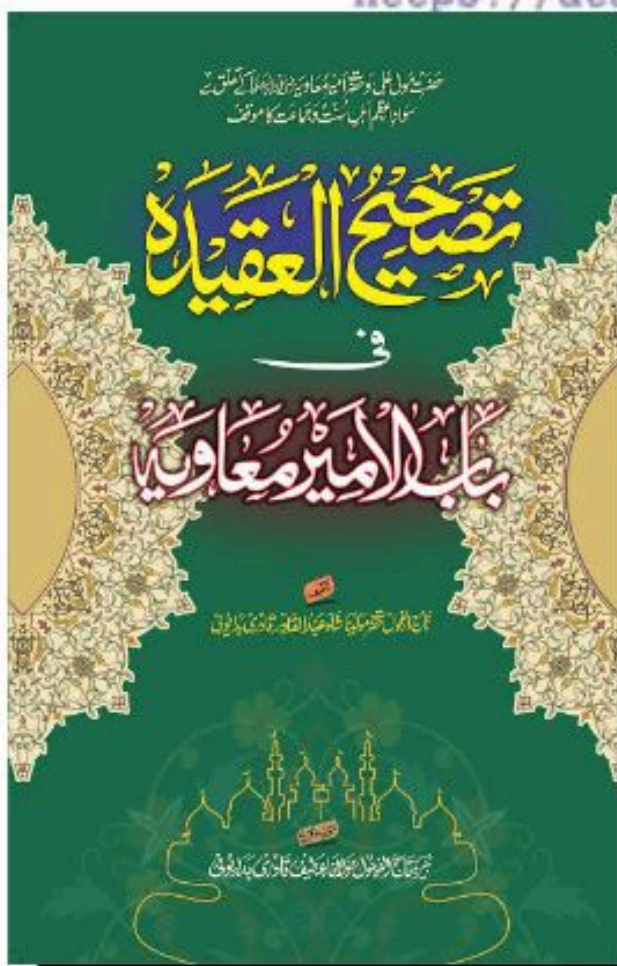
(۴۰)

ویکلونہم فیما جرى بینہم علی التأویل إلی اللہ عزّ

وجلّ .

امام اسماعیلی صاحبِ مستخرج علی صحیح بخاری فرماتے ہیں  
سکوت لازم ہے جو کچھ صحابہ کے درمیان ہوا  
اور فتنج تاویلوں سے زبان بند کی جائے، اور جو کچھ  
صحابہ کے مابین ہوا اسکی تاویل اللہ کی طرف سوئی  
جائے یعنی اللہ کے سپرد معاملہ کیا جائے





**صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق**  
 بارے میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات  
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شرعاً  
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خطا جو عہد واقع نہ ہوئی ہو  
 والسلام کا ارشاد گرامی رُفع عن امتی الخطاء والذ  
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں  
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ مآجور ہیں، اس خطا کی وجہ  
 تعظیم و تکریم سے رکنا اہل سنت سے خارج ہونا ہے اور  
 فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علینا (ہمارے بھائی  
 طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل  
 شرح مشکوٰۃ، مجمع البحار، صواعق محرقہ اور شفا قاضی عیاض

بتا تاریخی واقعات اور

کے خلاف لکھا گیا ہے

مستکلمین کا مذہب مختار

لے ساتھ نقل کئے جاتے

**صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق** : ان حضرات پر لفظ باغی کے اطلاق کے  
 بارے میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات پر لفظ باغی کا اطلاق درست ہے لیکن  
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شرف صحابیت کی وجہ سے ضروری و لازمی ہے  
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خطا جو عہد واقع نہ ہوئی ہو فسق و عصیان کو مستلزم نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کا ارشاد گرامی رُفع عن امتی الخطاء والتسبیان (میری امت سے خطا و تسیان کو اٹھا  
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں معاف ہیں کیونکہ یہ حضرات نہ تو معصوم ہیں  
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ مآجور ہیں، اس خطا کی وجہ سے ان کی شان میں بے ادبی کرنا اور ان کی  
 تعظیم و تکریم سے رکنا اہل سنت سے خارج ہونا ہے اور مذہب اہل سنت میں یہ ہے کہ حضرت علی

**تاج الفحول فرماتے ہیں لفظ باغی کا اطلاق**  
**درست ہے لیکن جمہور اہل سنت کے مذہب میں**  
**ان کی تعظیم و تکریم شرف صحابیت کی وجہ سے**  
**ضروری ہے اس لئے شرعاً وہ بغاوت جو**  
**عہد واقع نہ ہوئی ہو فسق و عصیان کو مستلزم نہیں**







دعاگو  
سمیر القادری

عالم الحیث

ابن الصلاح

الإمام أبو عمر وعثمان بن عبد الرحمن الشافعي

ولد سنة ٥٧٨ هـ بمصر سنة ١١٣٠ هـ

مصر الله تعالى

نور الدين

الآية . قيل : اتفق المفسرون على أنه و  
ﷺ . وقال تعالى : ﴿ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ  
عَلَى النَّاسِ ﴾ <sup>(١)</sup> ، وهذا خطاب مع الم  
سبحانه وتعالى : ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
الْكَفَّارِ ﴾ الآية <sup>(٢)</sup> .

ثم إن الأمة مجمعة على تعديل جميع الصحابة ، ومن لابس الفتن  
منهم فكذلك ياجماع العلماء الذين يُعْتَدُّ بهم في الإجماع ، إحساناً  
للظن بهم ونظراً إلى ما تَمَهَّد لهم من المآثر ، وكأن الله سبحانه  
وتعالى أتاح الإجماع على ذلك لكونهم نقلة الشريعة ، والله أعلم .

## امام ابن صلاح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یعنی تمام صحابہ کرام کی عدالت اور خیر ہونے پر

امت کا اتفاق ہو چکا ہے، اسی طرح جو صحابہ

کرام اپنے اپنے دور کے فتنوں میں مبتلا ہوئے، انکی

عدالت پر بھی قابل اعتماد علماء کا اجماع ہے۔ یہ انکے

ساتھ حسن ظن رکھنے اور ان کے مآثر خیر کی طرف نظر کرنے کی بناء پر ہے

اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ پر اجماع مقدر کر دیا ہے، اسلئے کہ صحابہ کرام دین کے ناقل اور پہچانے والے ہیں

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

اہل خیر و اصلاح، عادل ہیں، انکی عدالت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے...



# شرح السنن

تأليف  
إمام أهل السنة والجماعة في عصره  
أبو محمد الحسن بن علي بن خلف البرهاري  
المتوفى سنة ٨٣٢ هـ

دراسة وتحقيق  
أبي ياسر خلدون قاسم الروادني

مكتبة الجزيرة للإشراف

[١٢٠] والكُفُّ عن حربِ عليٍّ ومعاويةَ، وعائشةَ وطلحةَ والزبيرِ  
[رحمهم الله أجمعين] (٣) وَمَنْ كَانَ مَعَهُمْ، وَلَا تَخَاصِمَ فِيهِمْ وَكُلَّ أَمْرِهِمْ  
إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَذَكَرَ أَصْحَابِي  
وَأَصْهَارِي وَأَخْتَانِي» (١).

سمير القادري

وقال الإمام أحمد رحمه الله: «لا يفلح صاحب كلام أبداً، علماء الكلام زنادقة».  
أخرجه ابن الجوزي في مناقب أحمد (ص ٢٠٤)، ط. التركي.

[١٢٠] والكُفُّ عن حربِ عليٍّ ومعاويةَ، وعائشةَ وطلحةَ والزبيرِ  
[رحمهم الله أجمعين] (٣) وَمَنْ كَانَ مَعَهُمْ، وَلَا تَخَاصِمَ فِيهِمْ وَكُلَّ أَمْرِهِمْ  
إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَذَكَرَ أَصْحَابِي  
وَأَصْهَارِي وَأَخْتَانِي» (١).

امام برہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ  
اور حضرت علی و عائشہ و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین  
کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان میں خاموشی لازمی ہے



# ملع الدولة

في  
قواعد عقائد أهل السنة والجماعة

إعداد الدكتور محمد بن عبد الله بن محمد

تدقيق

الدكتور فهد بن عبد الله بن محمد

رئيس المجلس

المطبعة: مركز النشر العلمي

دار الكتب

وإذا ثبت <sup>(١)</sup> أن الإمامة لم تثبت نصًّا لأحد  
ثم المسلمون <sup>(٢)</sup> أجمعوا على إمامة أبي بكر  
بأجمعهم - له [ من غير مخالفة ] <sup>(٣)</sup>.

وكذلك <sup>(٤)</sup> جرى الأمر في زمن عمر، وعثمان  
ومعاوية - وإن قاتل عليًّا - فإنه كان لا  
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [ رضي الله عنه ] <sup>(٥)</sup>  
وعلي - رضي الله عنهم <sup>(٦)</sup> وعنه - [ ١٢٢ و ] <sup>(٧)</sup>.

## فصل

الخلفاء [ الراشدون ] <sup>(٨)</sup> لما <sup>(٩)</sup> ترتبوا في  
الفضيلة.

فخير <sup>(١٠)</sup> الناس - بعد رسول الله [ صلى الله عليه وسلم ]  
عثمان، ثم علي، ثم علي بن أبي طالب، رضي الله عنهم أجمعين <sup>(١١)</sup>.

ومعاوية - وإن قاتل عليًّا - فإنه كان لا ينكر إمامته، ولا يدعيها لنفسه،  
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [ رضي الله عنه ] <sup>(١٢)</sup> ظانًّا أنه مصيب، وكان مخطئًا،  
وعلي - رضي الله عنهم <sup>(١٣)</sup> وعنه - [ ١٢٢ و ] متمسك بالحق <sup>(١٤)</sup>.

حضرت معاوية مولا علی کی امامت کے منکر نہیں تھے  
بلکہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے یہ ان کی  
اجتہادی خطا تھی اللہ ان سے راضی ہو

(١٣) « أجمعين » ساقط من ش.



لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباغي، ولم يكن هناك من يعترضه. والله أعلم.

العاشر: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مقطوع به، إذ كانوا كلهم اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف عما شجر بينهم، ولا نذكرهم إلا بأحسن الذكر، لحرمة الصحبة، ولنهي النبي ﷺ عن سبهم<sup>(۱)</sup>، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم. هذا مع ما قد ورد من الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيدٌ يمشي على وجه الأرض<sup>(۲)</sup>، فلو كان ما خرج إليه من الحرب عصياناً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما خرج إليه خطأ في التأويل وتقصيراً في الواجب عليه؛ لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت. ومثلاً يدُلُّ على ذلك ما قد صحَّ وانتشر من إخبار عليٍّ بأن قاتل الزبير في النار. وقوله: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «بشر

لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباغي، ولم يكن هناك من يعترضه. والله أعلم.

العاشر: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مقطوع به، إذ كانوا كلهم اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف عما شجر بينهم، ولا نذكرهم إلا بأحسن الذكر، لحرمة الصحبة، ولنهي النبي ﷺ عن سبهم<sup>(۱)</sup>، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم. هذا مع ما قد ورد من الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيدٌ يمشي على وجه الأرض<sup>(۲)</sup>، فلو كان ما خرج إليه من الحرب عصياناً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما خرج إليه خطأ في التأويل وتقصيراً في الواجب عليه؛ لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت. ومثلاً يدُلُّ على ذلك ما قد صحَّ وانتشر من إخبار عليٍّ بأن قاتل الزبير في النار. وقوله: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «بشر

قاتل ابن صفية بالنار»<sup>(۳)</sup>. وإذا كان كذلك فقد ثبت أن طلحة والزبير غير عاصيين ولا أكمنين بالقتال؛ لأن ذلك لو كان كذلك، لم يقل النبي ﷺ في طلحة: «شهيد». ولم

# الجامع الأحكام القرآن

وَالْبَيِّنُ لِمَا تَضَمَّنَهُ مِنَ السَّنَةِ وَآيِ الْفُرْقَانِ

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي

(ت ٦٧١ هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد الرحمن الفوزي

شارك في تحقيق هذا الجزء

دعاكو سمير القادري

محمد زبون جوفوسي

الجزء التاسع عشر

مؤسسة الرسالة

رضي الله تعالى

امام قرطبي فرماتے ہیں کسی بھی صحابی کی طرف قطعی طور پر خطا کی نسبت کرنا جائز نہیں کیونکہ انہوں نے جو عہم اجماع

کچھ کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور اللہ عزوجل کے لیے وہ سب صحابہ کرام ہمارے امام ہیں ہم پر فرض ہے کہ مشاجرات پر اپنی

زبان بند رکھیں



# المجتز في بيان الحجج وشرح عقيدة أهل السنة

إهداء  
إلى الإمام المصطفى قوام السنة أو القاسم المصطفى  
ابن محمد بن الفضل الشيرازي المصطفى المصطفى ٥٢٥ هـ

الجزء الثاني

تحقيق ودراسة  
محمد بن محمود أبو حاتم

دار الحديث  
للتشر والتوزيع

## فصل

٥٦٣ - قيل لما حضر معاوية رضي الله عنه  
بالحسين رضي الله عنه وقال: انظر  
رسول الله ﷺ فإنه أحب الناس إلى  
وداره يصلح لك أمرك.

وما جرى بين علي وبين معاوية  
من السنة السكوت عما شجر بين أص  
الله ﷺ:

٥٦٤ - «إذا ذكر أصحابي فامسكوا» ومعلوم

وما جرى بين علي وبين معاوية رضي الله عنهما فقال السلف:  
من السنة السكوت عما شجر بين أصحاب رسول الله ﷺ. وقال رسول  
الله ﷺ:

رضي الله عنهم أجمعين

امام قوام الن 336 هـ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو کچھ ہوا اس پر سلف کہتے ہیں سنت یہ  
ہے کہ

صحابہ کرام کے مشاجرات پر خاموشی اختیار کی جائے

الالباني في الجامع رقم ٥٥٩، والصحيحة رقم ٣٤ وانظر: الزوائد ٢٢٣/٧.

(ج) ١٨٤/و.



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ذکرته الآن واللہ لا اقاتلک فرجع یشق الصفوف را کبا فعرض له

# شرح الشفا

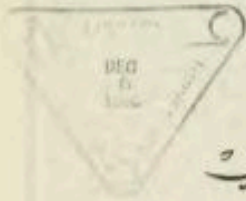
للقاضی عیاض

شرحہ

الإمام المصنف ناصر السنّة وقاضی البدعة

الملا علی القاری

علیہ رحمۃ الباری



أجزء الثانی

دار الكتب العلمیة

بیتروت - لبنان

ابنه عبدالله فقال مالك فقال ذكرني على حديثا سمعت  
وسلم يقول لتقاتلنه وانت ظالم له فقال له ابنه انما ج  
حلفت ان لا اقاتله قال اعتق غلامك وقف حتى تصالح  
( وبنجاح كلاب الحوآب على بعض ازواجه ) اى وا  
وهو بضم نون وتكسر فموحدة اى صياحها والحو  
بين البصرة ومكة نزله عائشة لما توجهت للصالح  
وقعة الجمل ( وانه يقتل حواها ) اى حول بعض  
عنها ( قتلى كثير ) اى جمع كثير من المقتولين قبل قت  
كثيرة نظرا الى الجماعة ( وتجو بعد ما كادت ) اى  
عن ابن عباس ( فنبحت ) بفتح الباء وكسر ها اى  
خروجها ) اى توجهها من مكة ( الى البصرة ) كما  
الحوآب سمعت نباح الكلاب فقالت ما ظننى الاراج  
عليه وسلم قال لنا ايتكن تنبح عليها كلاب الحوآب تر  
( وان عمارا ) وهو ابن ياسر ( تقتله الفئة الباغية )  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمار تقتلك الفئة الباغية و  
( اصحاب معاوية ) اى بصفين ودفنه على رضى الله

سنة فكانوا هم البغاة على على بدلالة هذا الحديث وحده وقد ورد اذا اختلف الناس كان

ابن سمية مع الحق وقد كان مع على رضى الله تعالى عنهما واما تأويل معاوية او ابن العاص

ابن سمية مع الحق وقد كان مع على رضى الله تعالى عنهما واما تأويل معاوية او ابن العاص  
بان الباغي على وهو قتله حيث حله على ما دى الى قتله فجوابه ما نقل عن على كرم الله وجهه  
انه يلزم منه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قاتل حمزة عمه والحاصل انه لا يعدل عن حقيقة  
العبارة الى مجاز الاشارة الابد ليل ظاهري من عقل او نقل يصرفه عن ظاهره نعم غاية العذر  
عنهم انهم اجتهدوا واخطأوا فالمراد بالباغية الخارجة المتجاوزة لاطالبية كاظنه بعض

ملا علی قاری فرماتے ہیں:- غایت امر حضرت معاویہ وگروہ

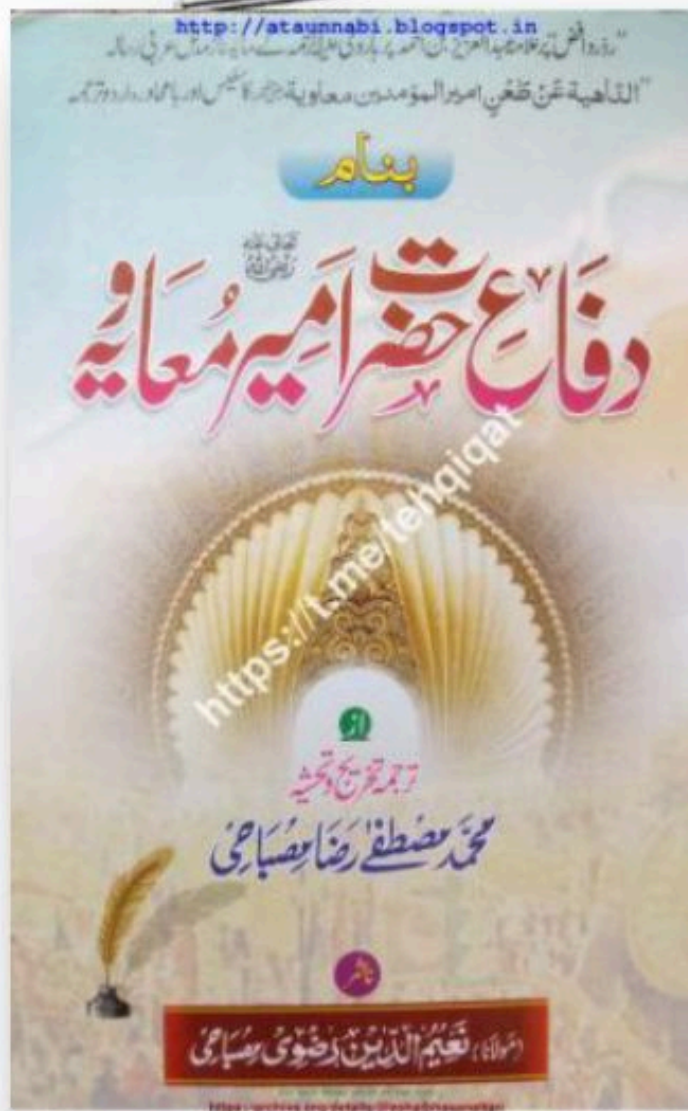
رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ

کا یہ ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس میں خطاء کی

اور باغیہ سے حدیث عمار میں مراد ایسا خروج کرنے

والے ہیں جو حد سے تجاوز کریں...





دفاع حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تحفہ کاغذی اور ہاتھ لکھ کا۔

اسکا ہے کہ آپ کسی دوسرے معاملہ کی بشارت چاہ رہے تھے۔

**سوال اعتراض:** نبی ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی

جماعت قتل کرے گی“ (۱) اسے مسلم نے روایت کیا ہے کہ

**جواب:** اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم

نہی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے شرح حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت عثمان

گارہیں۔ لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہو

**سوال اعتراض:** یہ واقعہ کئی طرق سے عبد الرحمن احمد نسائی سے عرض کیا کہ وہ انھیں

حدیث سنائیں، آپ نے فرمایا: میں حدیث ”لا اخرجکم من الدار“ سے روایت میں

طرح ارشاد فرمایا تھا، کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ وہ سردار بنیں جب

جماعت

**جواب:** اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ جن لوگوں نے حضرت علی کے خلاف خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا مگر یہ کہ بغاوت اجتہادی

نہی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس

حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کے طلب

لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہوئے (جس کا معنی ہے چاہنا طلب کرنا ہے)

امام عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں جنہوں نے حضرت علی کی طرف علم بغاوت بلند کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا معافی کر دی جائے گی اسی طرح ملا علی قاری فرماتے ہیں حضرت معاویہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے لفظ باغی بمعنی طلب کرنا



اللّٰهُ رَضَوْنَا سَيِّمَاهُمَا فِي رُجُو هِيَمِهِمْ تَسْنِ أَيْتَر  
السَّجُودِ ذَالِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوَكُّلِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ  
كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأًا فَانْزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى  
سَوْبِهِ لِيُجِبَ الزَّاعِ لِيَغْنِيَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

سے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنے  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں جو تنگی اور تنہائی میں غار میں اور بدر کے  
اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر بن الخطابؓ ہیں اور رَحِمَاءُ بَنِي  
حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ ہیں دَيَّبَتَغْوُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ دَرِيْهِ  
حضرت زبیرؓ ہیں اور سَيِّمَاهُمَا فِي رُجُو هِيَمِهِمْ مِنْ اَشْرِ السَّجُودِ سے  
ابو صلیحہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جمعین) یہ رسول حضرات ایسے  
اَخْرَجَ شَطْأًا میں شطاً رکھیتی کی سب سے پہلی نکلنے والی کونیل یا اکوا  
سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ نے اپنے رسول  
رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اس سوئی یعنی رسول اللہ کی موت مانی (یعنی طاقت)

دعا گو نعمان علی  
سمیر القادری

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ  
کی مشہور زمانہ تصنیف

الغنیطالب طریق الحق

مشہور سید

غنیطالبین

ترجمہ

ہم ہی الذاریں کا اظہار و تلاوت زبان کالیف ہر طرح سے موجود ہے  
بہت تہذیب و ترقی پر مبنی

ادیب شہزاد حضرت شمس صدیقی بڑی فاضل شریعت  
(مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند)

ارشاد برادر

۱۵۶۱ سیکرٹ فلورنگی کوتاہ سوئی والا نئی دہلی ۲

۱۔ اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے (اس

میں بحث و گفتگو کی جائے اصحاب کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے، ان کے فضائل و محاسن کو بیان کرنا اور ان کے (باہمی) اختلافی

معا ملے کو خدا کے سپرد کرنا واجب ہے جس طرح بھی ان کا وقوع ہوا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہؓ، حضرت

زبیرؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امیر معاویہؓ کے درمیان اختلاف واقع ہوا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان

اختلاف پر بحث نہ کرے اور زبان کو بند رکھے ہر صحابی کی بزرگی اور فضیلت کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

رحمۃ اللہ علیہ

حضور غوث اعظم فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے جن

باتوں میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے ان سے زبان کو

روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا

جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیے جائیں اور ان کے معا ملے خدا کے

سپرد کرنا واجب ہے



الاحاديث النبوية  
في

فضائل معاوية بن أبي سفيان

بفضل الشيخ

محمد الأمين الشنقيطي

منحة ذي الجلال  
في فضائل معاوية بن أبي سفيان

وإبطال حجج الرافضة وأهل الضلال

بقلم  
عمر عبد المنعم سليم

دار الفکر  
بيروت

دعاگو

نعمان علی

سمیر القادری

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد لله ، نحمده ، ونستعينه ،  
شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، إنه من  
يُضلل فلا هادي له .

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك  
ورسوله ، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه  
أما بعد :

فإن الصحابي الجليل معاوية بن أبي سفيان  
فإنهم قد ناصبوه العدا كَمَا ناصبوا كثيراً  
والكراهة والذم ، ذلك العدا الذي لم يسلم

ومن الرجال كأبيها أبي

حتى صار من شعارهم الوقعة في صحابة النبي ﷺ والخوض في  
أعراضهم ، ومن شعار أهل السنة والسلف وأهل الحديث وعوام الأمة  
الترضي على صحابة النبي ﷺ ، والترحم عليهم ، وعدم الخوض فيما  
شجر بينهم ، فهم ما بين مجتهد مصيب فله أجران ، ومجتهد مخطئ فله  
أجر واحد ، وكلهم مشمول بالثناء الحسن والترضي والتقدمة بنص الكتاب  
والسنة المشرفة .

سرسري حتى سببه سبي ﷺ . وسرسم حبيهم ، وعدم الخوض فيما

صحابہ کرام کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ان میں

وہ مجتہد تھے اور جنہوں نے غلطی کی وہ ایک اجر

کا مستحق ہے اہلسنت و الجماعت و سلف صالحین کا بھی یہی عقیدہ ہے.....







مأجور لاجتهاده ونيتہ فی طلب الخير ، فهذا قطعنا على صواب على رضى الله عنه وصحة امامته ،  
وأنة صاحب الحق وأن له أجرین أجر الاجتهاد وأجر الإصابة ، وقطعنا أن معاوية رضى الله عنه ومن  
معه مخطئون مأجورون أجرا واحدا . وأيضا فالحديث الشريف الصحيح عن رسول الله ﷺ أنه  
أخبر عن مارقة تمرق بين طائفتين من أمته يقتلها أولى الطائفتين بالحق ، فمرقت تلك المارقة وهم

بالحق ، وأيضا الخبر الصحيح عن رسول الله ﷺ

الْفَصِيحُ

فِي

الْمِلَّةِ الْأَهْوَلَةِ وَالنَّحْوَةِ

تأليف

الإمام أبي محمد علي بن أحمد المعروف بابن خزم الظاهري

المتوفى سنة ٥٠٦هـ

الجزء الرابع

تحقيق

الدكتور عبد الرحمن عبيد

مدير كلية أصول الدين  
بجامعة الأزهر - فرع أسوط

الدكتور محمد إبراهيم نصير

كلية اللغة العربية  
بجامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية

دار البحوث

بيروت

قال أبو محمد : المجتهد المخطيء إذا قاتل على  
عالم بأنه مخطيء فهو فئة باغية ، وإن كان  
وأما إذا قاتل وهو يدري أنه مخطيء فهذا محارب تلز  
لا المجتهد المخطيء ، وبيان ذلك قول الله تعالى :  
فإن بغت احدهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي  
اخوة فأصلحوا بين أخويكم<sup>(١٧)</sup> .

فهذا نص قولنا دون تكلف تأويل ولا زو  
عز وجل مؤمنين باغين بعضهم إخوة بعض في حرم  
بالإصلاح بينهم ، وبينهم ، ولم يصفهم الله عز وجل  
وإنما هم مخطئون فقط باغون ولا يريد واحد منهم قت  
يسار ابن سبع السلمي<sup>(١٨)</sup> ، شهد بيعة الرضوان ،  
وأنزل السكينة عليه ورضى عنه ، فأبو العادية رضى  
أجرا واحدا ، وليس هذا كقتلة عثمان رضى الله  
أحدا ولا حارب ولا قاتل ولا دافع ولا زنا بعد  
فساق محاربون سافكون دما حراما عمدا بلا تأويل على سبيل الظلم والعدوان فهم فساق ملعونون .

امام ابن حزم متوفى 456ھ فرماتے ہیں ہم قطعی طور

پر کہتے ہیں کہ حضرت علی صواب پر تھے انکی

امامت صحیح تھی وہ صاحب حق تھے انکے لئے دو

اجر ہیں ایک اجتہاد کا اجر دوسرا اجتہاد میں مصیب

ہونے کا اجر، اور ہم قطعی طور پر کہتے ہیں کہ حضرت

رضی اللہ

تعالیٰ عنہم

معاویہ اور انکے ساتھی (اجتہاد میں) مخطی تھے مگر (اللہ کی طرف سے) اجر دئے گئے ایک اجر...







# الحقیقۃ السفارینیۃ

« النقة الطیبة فی عقاید أهل الذرقة المرفیة »

للإمام محمد بن أحمد بن محمد بن سیدام بن سلمان السفارینی  
فی شرح و تہذیب و تصحیح و تامل و تفسیر و تہذیب

اقتناء و شرح و تعلیق

ابو محمد اشرف بن عبد اللہ المصنوع

الشیخ السلفی

۱۶۱- مَا قَدْ رَبَّنا مِنْ أَنْ يُحِيطَ نَ

عَنْ بَعْدَ

۱۶۲- وَاحْذَرْ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ

بِقَضَائِهِ

۱۶۳- فَإِنَّهُ عَنِ اجْتِهَادٍ قَدْ

قَامَلَمَ

۱۶۴- وَتَعَذُّهُمْ فِي الثَّابِتُونَ ،

عَنْ بَعْضِهِ مَدْنَعٌ وَحَدٌّ عَنْ تَجَمُّعِ

۱۶۲- وَاحْذَرْ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ يُزَيَّرِي

بِقَضَائِهِمْ مِمَّا جَزَى لَوْ تَزَيَّرِي

۱۶۳- فَإِنَّهُ عَنِ اجْتِهَادٍ قَدْ صَدَّرَ

قَامَلَمَ أَذَلَّ اللَّهُ مِنْ لَهُمْ خَجَزَ

فی ذکر کرامات

۱۶۵- وَكُلُّهُ خَارِقٌ ، أَتَى عَنْ صَالِحٍ

مِنْ تَابِعٍ لِشَرِيعَتِنَا وَنَاصِحٍ

امام سفارینی فرماتے ہیں :-

صحابہ کے فضل کیوجہ سے انکے مانین جو کچھ

ہوا اس میں غور و خوض منع ہے جو کچھ ہوا اجتہاد

کے سبب ہوا رضوان اللہ علیہم اجمعین



أمه ، عن أم سلمة : « تقتل عماراً الفئة الباغية » .

وقد فسّر الحنفی المسلمون الفئة الباغية ، أهل الشام ، معارضة أصحابه

وقال أحمد : لا أتکلم في هذا ، السکوت عنه أسلم .

وقول النبي ﷺ في بناء المسجد : « ويح عمار ، يا أول أمره »<sup>(۱)</sup> :

« اللهم إن العيشَ عيشُ الآخرِ »

ومثل ارتجازه عند حفر الخندق بقوله

« اللهم لولا أنت ما اهتدينا »

وروى محمد بن سعد<sup>(۲)</sup> : أبنا

عبد الله بن أبي الهذيل ، قال : لما

يحملون ، وجعل النبي ﷺ يحمل هو

نحنُ المسلمون

وجعل رسولُ الله ﷺ يقول : « يا

وقد كان عمارُ اشتكى قبل ذلك ،

فسمعهم النبي ﷺ ، فنفضَ لَبَتَهُ ، وقال

« يا بنَ سُمَيَّة ، تقتلك الفئةُ الباغية » .

## فتح البدر في شرح صحيح البخاري

بإتمام المآخذ الفقهية زينة الدين أبو الفتح عبد الرحمن

ابن شهاب الدين البغدادي ثم النيسابوري

الشمس بن رجب الحنبلي

٧٣٦ - ٧٩٥ هـ

تصنيف

أبي معاذ

طارق بن عوض بن محمد

المجلد الثالث

دار ابن الجوزي

ابن رجب حنبلي نے امام احمد بن حنبل کا مذہب  
سکوت قرار دیا ہے... رحمہا اللہ



دعا گو

سمیر القادری

صَحِيحُ مُسْتَدْرَكِ  
بِشَيْخِ النُّوَوِيِّ

الطبعة الأولى

۱۳۴۹ ھجریہ - ۱۹۳۰ میلادی

الطبعة الأولى  
لقد تم طبع هذا الكتاب

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ  
مَا ظَنَنْتُكَ بِأَتَيْنِ اللَّهَ تَالِثَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ

الاطراف والأرذال تحزبوا وقصدوه من مصر فعجزوا  
حتى قتلوا...  
اہل حق کا اجماع ہے  
کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں

عنہم ومما روي عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال من ذلك احدا منهم عن العدالة لا منهم جهنميون  
انما انما افهم ما الاختلاف المختلاف المجتهدون بعد في مسائل من الدعاء وغيرها ولا  
البغاة عليه فكلهم معذورون رضي الله عنهم ولهذا اتفق أهل الحق ومن يمتد به في الاجماع على بركة  
قبول شهاداتهم ورواياتهم وكما عدلهم رضي الله عنهم أجمعين  
وأن مخالفه باغ فوجب عليهم نصرته وقتال الباغي عليه فيما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم يكن يحل لمن

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی سب کے  
معذور تھے اللہ ان سب سے راضی ہو اور سب اہل  
حق کا آپس میں اجماع ہے کہ صحابہ کرام سے اگر  
بغاوت ہوئی ہو جب بھی انکی گواہی روایات مقبول ہیں  
رضی اللہ  
عنہم اجمعین  
اور وہ سب عادل ہیں



أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ مَا ظَنَنْتُكَ بِأَنْتَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ

صَحِيحُ مُسْتَدْرَكِ  
بِشَيْخِ التَّوْفِيقِ

للإمام العبد المذنب

الطبعة الأولى

١٣٤٩ هـ - ١٩٣٠ م

المطبعة العلمية بالزقاق  
بازار كراتشي

تمام صحابہ کرام  
مجتہد تھے

اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدم في مسائل من الدماء وغيرها ولا

لا خلافة لغيره وامام معاوية رضي الله عنه فهو من العدول الفضلاء والصحابه النجباء رضي الله عنه واما الحروب التي جرت فكانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصويب أنفسها بسببها وكلهم عدول رضي الله عنهم ومتأولون في حروبهم وغيرها ولم يخرج شيء من ذلك أحدا منهم عن العدالة لأنهم مجتهدون اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدم في مسائل من الدماء وغيرها ولا يلزم من ذلك نقص أحد منهم واعلم أن سبب تلك الحروب أن القضايا كانت مشتبهة فلشدة اشتباهها اختلف اجتهادهم وصاروا ثلاثة أقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد أن الحق في هذا الطرف

حضرت امیر معاویہ عادل نجباء اور فاضل صحابہ میں سے ہیں رضی اللہ  
اور ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں اور سب سمجھتے تھے کہ رضی اللہ  
وہ حق پر ہیں اور سب صحابہ عادل ہیں سب صحابہ تاویل پر  
تھے ان جنگوں میں اور کوئی بھی عدالت سے نہیں نکلتا کیونکہ

وہ مجتہد تھے اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسے مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہوتا ہے



﴿ الجزء الرابع والعشرون من ﴾

# کتاب المبطلون شفاء الوباء الخبثی

وكتب ظاهر الرواية أنت • ستا والأصول أيضاً سميت  
صنفها محمد الشيباني • حرر فيها المذهب الثماني  
الجامع الصغير والكبير • والسير الكبير والصغير  
ثم الزوائد مع البسوط • توارث بالسند الضبوط  
ويجمع الست كتاب الكافي • للحاكم الشهيد فهو الكافي  
أقوى شروحه الذي كالتيس • مبسوط شمس الأمانة للرخسي

﴿ تنبيه ﴾ قد انرجع من حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمساعدة  
جامعة من ذوي الفقه من أهل العلم والله المستعان وعليه التكلان

دار المعرفه  
مبشروت لبنان

معاوية رضى الله عنه ما قال عن اعتقاد و  
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخبر  
له عليه السلام يوماً إذا ملكت أمر أمتي ف  
رضى الله عنه ومضى مدة الخلافة فكان  
واجب عليه من الاتقياد له لا يجوز أن يقال  
الفضل رحمه الله كان ينال منه في الابتداء  
موضع قدمه فهو يطوها ويتألم من ذلك وبقي

حضرت معاوية كاتب وحى  
اور امير المؤمنين اور كبار صحابه  
میں سے ہیں

في القتل  
أن فتنة  
على

معاوية رضى الله عنه ما قال عن اعتقاد وقد كان هو من كبار الصحابة رضى الله عنهم وكان  
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملك بعده فقال  
له عليه السلام يوماً إذا ملكت أمر أمتي فأحسن إليهم إلا أن نوبته كانت بعد انتهاء نوبته على  
رضى الله عنه ومضى مدة الخلافة فكان هو غلطاً في مزاحمة على رضى الله عنه لما كلاً هو  
واجب عليه من الاتقياد له لا يجوز أن يقال فيه أكثر من هذا ويحكى أن أبا بكر محمد بن

التقية وأنه برخص له في ترك بعض ما هو من سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم  
من إيراد الحديث أن يبر  
لأنه قال لو علمت أنه يقتل  
السوط أشد من فتنة

امام سرخسی حنفی فرماتے ہیں معاویہ کبار صحابہ  
میں سے ہیں کاتب وحی تھے وہ امیر المؤمنین تھے  
رسول اللہ ﷺ نے ان کی بادشاہت کی خبر دی تھی  
جیسا کہ فرمان ہے کہ جب تمہیں بادشاہت ملے تو احسان  
کرنا اور ان کی حکومت حضرت علی کے بعد ہے اور وہ  
حضرت علی سے مزاحمت میں (مجتہد) مخطی تھے اور  
اس بارے میں اس سے زیادہ بولنا درست نہیں





# فتاویٰ نور

جلد اول

تصنیف  
شیخ الحدیث خیر المومنین امیر محمد نور الدین نعمی اعظمی

بانی دارالعلوم خفیه فریدہ جسرپور

ترتیب و تدوین

امام الفتاویٰ و الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع اعظمی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

شعبہ تصنیف و تالیف دارالعلوم خفیه فریدہ

بصیر پور، ضلع اوکاڑہ

Click For More

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر ۲: جو شخص حضرت معادیر بن ابی سفیان

گستاخی کرے اور فاسق تک کہے کیا وہ

مخلص: محمد سرور

خطیب



وہی اللہ

جو صحابی رسول امیر معاویہ

کی گستاخی کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا

مکروہ تحریمی ہے

الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى  
السلام عليكم ورحمة وبركاته۔ اہل السنۃ والجماعت کا یہ عقیدہ انہیں من اشس ہے کہ حضرت ابو بکر  
صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد از نبی و اہل بیت رضی اللہ عنہم امیر معاویہ بن ابی سفیان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی اور واجب الاحترام ہیں لہذا ایسے شخص کے پیچھے سنی کی نماز مکروہ تحریمی اور واجب  
الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى  
العو اصحابہ وبارک وسلم۔

مفت اعظم دارالعلوم خفیه فریدہ نعمی غفرلہ

۶۰۱۰۶۹ ۱۳۸۹ ۲۳ رجب المرجب

شیخ الحدیث مفتی ابوالخیر نور الدین نعمی فرماتے ہیں  
جو شخص معاویہ بن ابی سفیان کو معاذ اللہ فاسق  
کہے یا گستاخی کرے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی  
واجب الاعادہ ہے



فرقہ وہ ہے جو باطل تاویل سے امام کی مخالفت کرے اور اس کی اطاعت خارج ہو جائے جنت اور دوزخ سے مراد ان کے اسباب ہیں اور وہ حضرت عمار کو قتل کرنے والے خارجی تھے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ خوارج کی کے درمیان حکم مقرر کرنے کے بعد ہوئی تھی، اور یہ حکیم صفین کی جنگ ختم



<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لہذا کے درمیان صفین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت اور شکریہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور ان کا بکلا رہے ہیں۔ اگرچہ نفس الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت صفین کی جاسکتی؛ کیونکہ وہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھتے تھے۔ نفس الامر میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے

صحیح ہے کہ حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صفین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے ہر ایک اپنے کو حق پر جانتا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت اور شکریہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ اپنے مخالفین کو جنت یعنی طاعت کی طرف بکلا رہے ہیں۔ اگرچہ نفس الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مگر ان کو علامت نہیں کی جاسکتی؛ کیونکہ وہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھتے تھے، میں برسرِ پیکار تھے چونکہ نفس الامر میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے مخالفین کو فتنہ باغیہ سے بکلا راگیا ہے۔ مگر ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار ہو جائیں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کشتہ خیر اُمۃ کے مقدس خطاب سے یاد فرمایا ہے اور ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دُعا فرمائی کہ اے اللہ معاویہ کو ہدایت دے اور اس کے باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فقیہ کہا (ترمذی) اس حدیث شریف میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی ایک جگہ لکھی ہے کہ آپ نے سنتِ نبوی میں ہونے والی

معاویہ کو فتنہ باغیہ سے بکلا راگیا ہے۔  
ساتھیوں کے بارے میں کسی بدگمانی  
کو کشتہ خیر اُمۃ کے مقدس خطاب  
صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ  
باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت  
اس حدیث شریف میں سرورِ کائنات صلی  
جگہ کو کشتہ خیر اُمۃ کے مقدس خطاب  
مُصِیْب تھے اور ان لوگوں کی تردید  
جائز ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے

### شیخ الحدیث علامہ قلام رضوی فرماتے ہیں حضرت

علی و معاویہ کے درمیان جو جگہیں ہوئیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں وہ سب مجتہد تھے اور اپنے آپ کو حق پر جانتے

تھے۔ مولا علی حق پر تھے (اور حضرت معاویہ کی

خطا اجتہادی تھی) اور ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم امیر معاویہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بدگمانی کا

شکار ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے

صحابہ کو کشتہ خیر اُمۃ کا خطاب فرمایا ہے۔





فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں  
 تیسری صورت خطائے اجتہادی سے ایک مومن کا  
 دوسرے مومن کو قتل کرنا نہ کفر ہے نہ فسق  
 اور حضرت معاویہ کی جنگ اس تیسری قسم میں  
 داخل ہے آپ مجتہد تھے اور جب مجتہد خطا کرے  
 تو کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اگر ہمارا یہ جواب  
 معترض کو کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض  
 مولا علی پر ہی ہوگا کہ انہوں نے حضرت عائشہ  
 و امیر معاویہ کی جنگوں میں بے شمار مسلمانوں  
 کو قتل کروایا

سے نہ سرواں میں ایسے رہے۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے  
 نہیں سمجھتا مگر دنیاوی جھگڑے میں اسے قتل کر دیا۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے  
 جیسے حلال نہ سمجھتے ہوئے شراب پینا اور نماز کا قصد ترک کرنا۔ اور تیسری صورت خطائے  
 اجتہادی سے ایک مومن کا دوسرے مومن کو قتل کرنا۔ یہ نہ کفر ہے نہ فسق اور حضرت  
 امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ اسی تیسری قسم میں داخل ہے۔ آپ مجتہد تھے جیسا کہ حضرت ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے پہلے معلوم ہو چکا ہے اور مجتہد اگر اپنے اجتہاد میں خطا کرے تو اس  
 پر کوئی مواخذہ نہیں۔

اگر ہمارا یہ جواب معترض کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی ہوگا کہ  
 انہوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ میں بے شمار مومنوں کو  
 قتل کیا اور کرایا۔ خدائے عز و جل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔



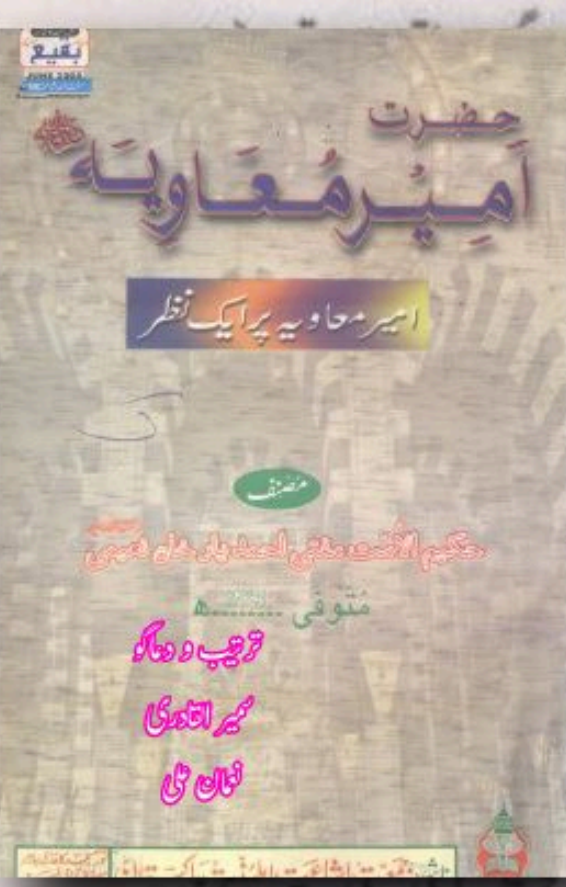
ستر ہزار فرشتہ ہر وقت صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں دوزخ کی آگ پہنچے  
بغدا) عذاب قبر ہو رہا ہے تو لازم آئے گا کہ حضور کا گنبد خضر اشریف

بغوات کر بیٹھے جن میں سے بعض اپنی غلطی پر نادم ہو کر  
المومنین عائشہ صدیقہ اور اس سرکار کے سر میں اور بعض حضرات آپ کی خدمت میں

ہو سکے۔ جیسے امیر معاویہ  
باغی و خارجی:-  
فہمی کی بنا پر نہ کہ نفسانی  
پھیلانے کے لئے نکل  
میں ارشاد ہوا:-  
«وَأِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ  
الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا  
الْحَبَرَاتِ»

نمبر ۱۱: نہایت ضروری اور اشد لازم یہ ہے کہ صحابہ کرام کی آپس کی جنگوں کے متعلق ہم کچھ رائے  
زنی نہ کریں نہ ان میں سے کسی کو برا سمجھیں۔ سب کو سچا پاک پرہیزگار یقین کریں اور اگر ضرورتاً اس  
کے متعلق گفتگو کرنا پڑ جائے تو خیال رکھو کہ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ ؑ اپنے وقت میں خلیفہ  
برحق تھے ان کے مقابل آنے والے تمام صحابہ کرام غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے اور آپ کے مقابل  
بغوات کر بیٹھے جن میں سے بعض حضرات اپنی غلطی پر مطلع ہو کر بعد میں تائب ہو گئے۔ جیسے ام

میں ارشاد ہوا:-  
«وَأِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ  
الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا  
الْحَبَرَاتِ»



رضی اللہ عنہم  
جب امیر معاویہ سے امام حسن  
نے صلح کر لی تو امیر معاویہ کی خلافت  
برحق ہو گئی یہی مذہب اہلسنت ہے

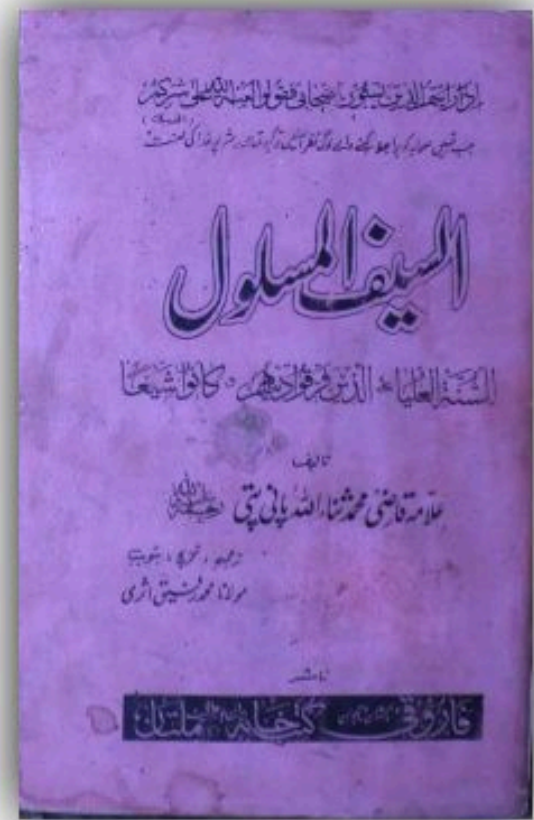
نمبر ۱۱: نہایت ضروری اور اشد لازم یہ ہے کہ صحابہ کرام کی آپس کی جنگوں کے متعلق ہم کچھ رائے  
زنی نہ کریں نہ ان میں سے کسی کو برا سمجھیں۔ سب کو سچا پاک پرہیزگار یقین کریں اور اگر ضرورتاً اس  
کے متعلق گفتگو کرنا پڑ جائے تو خیال رکھو کہ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ ؑ اپنے وقت میں خلیفہ  
برحق تھے ان کے مقابل آنے والے تمام صحابہ کرام غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے اور آپ کے مقابل  
بغوات کر بیٹھے جن میں سے بعض حضرات اپنی غلطی پر مطلع ہو کر بعد میں تائب ہو گئے۔ جیسے ام

غرض یہ کہ باغی اور خارجی میں زمین و آسمان کا فرق ہے، یہ فرق ضرور خیال میں رہنا  
چاہیئے۔ نہروانی لوگ خارجی تھے اور حضرت امیر معاویہ ؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
اور ان کے ساتھیوں سے غلط فہمی کی بنا پر بغوات واقع ہوئی۔ پھر جب امام حسن ؓ نے جناب  
امیر معاویہ ؓ سے صلح کر لی۔ تب امیر معاویہ ؓ امیر المومنین برحق ہوئے یہ ہی مذہب اہل سنت

ہے۔

رضی اللہ عنہم اجمعین  
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں ضروری ہے کہ صحابہ کرام کی آپس کی جنگوں کے متعلق کچھ رائے نہ دیں  
نہ ان کو برا سمجھیں حق علی کی طرف تھا اور باقیوں کی غلط تھی ان صحابہ کرام سے اجتہادی غلطی کی بنا پر بغوات  
ہوئی۔ پھر جب امام حسن نے امیر معاویہ سے صلح کر لی تب امیر معاویہ غلیظہ برحق ہو گئے یہی مذہب اہلسنت ہے





حضرت معاویہؓ کی اجتہادی خطا اور اس معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے اجتہادی غلطی ہوئی۔ باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے، جب حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے، اور حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے، اور انہوں نے بیعت کر لی، تو بغاوت خلیفہ

قاضی شامہ اللہ پانی پتی فرماتے ہیں ہر حال اس

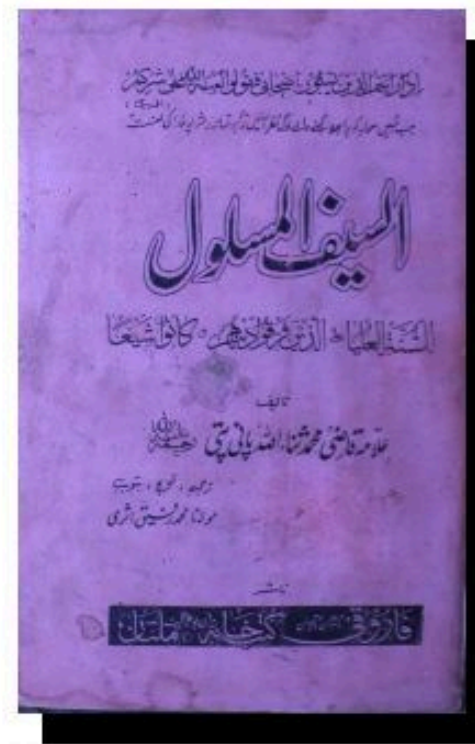
رضی اللہ عنہ

معاملے میں حضرت معاویہؓ سے اجتہادی خطا ہوئی

رضی اللہ عنہ

باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے





حضرت معاویہ پر کفر کا الزام عائد کرنے  
سے بندہ قرآن کا منکر ہو جاتا ہے

اس نزاع نے ایمان | چونکہ حضرت معاویہؓ کا ارادہ بغاوت کا نہ تھا، بلکہ طلب قصاص  
معاویہ پر کوئی اثر نہ ڈالا کی بنا پر ایک اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے، اس میں ان کو  
ایک ثواب ملے گا، اس بنا پر معاویہؓ اور ان کے ساتھی گنہگار نہیں قرار دیئے جا سکتے۔  
اگر بالفرض حضرت معاویہؓ نے عمداً اور دیدہ و دانستہ بغاوت کی تھی، تو بھی ان پر اس  
وجہ سے کفر کا فتویٰ عائد نہیں کیا جاسکتا، کہ پھر قرآن پاک کی اس آیت سے انکار

قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں حضرت معاویہ کا ارادہ بغاوت نہیں تھا بلکہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے جس کی

وجہ سے اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے اس میں ان

کو ایک اجر ملے گا اور ان کے ساتھی گنہگار قرار نہیں دیئے جائیں گے اور اگر کوئی امیر معاویہ پر گستاخی کا فتویٰ عائد کرتا ہے تو وہ قرآن کا منکر ہوگا



روحه : ومن رضى بقتل عمار رضى الله عنه كان حكمه حكمها أى حكم الفئة الباغية التى قتلته ، ويروى أن معاوية تأول أن الذى قتله هو الذى جاء

به الى منون مقاتله فما قتله الا الله  
بقوله فرسول الله صلى الله عليه  
المشركين ، ولا يخفى أن حجة مع  
قال شيخ الاسلام ابن تيمية قدس  
الله عنه هذا هو الصواب . انتهى  
والصواب مع أمير المؤمنين أبي  
أبي طالب رضوان الله عليهم أجمعين  
وأما معاوية رضي الله عنه فهو

رضی اللہ عنہ  
امیر معاویہ  
مجتہد تھے

## کتاب

للمع الأنوار البهيمية وسواطع الأسرار الأثرية

شرح

الدقة المضية في عقد الفرق المرضية

## تأليف

العالم الطويل النبع الواسع الاطلاع صاحب البهان الجلي  
 الشيخ محمد بن احمد السفاري في الاشهر الحاصل

محمد بن عبد الله

## الجزء الثاني

أخذت تعليقات هذا الكتاب من التعليقات التي ملأ بها على نسخة الخطوط  
مخطوطة الديار المصرية استخبر عليها من أبيه وأبيه من سنة ١٢٨٢ هـ  
والشيخ سليمان بن سحمان وغيرهما من أهل العلم ..

أمر ربي أني أكون في البيعة كما فعل الناس ثم يحاكم المدعى عليهم  
عندي فاحكم بما أنزل الله ، فأبى معاوية حتى جرى ماجرى ولا حول ولا  
قوة الا بالله العلي العظيم وكان أهل الشام يسمون قتل عمار فتح الفتوح

وأما معاوية رضي الله عنه فهو مجتهد مخطيء وليس له يومئذ في الخلافة

حق ومن ثم قال له أبو مسلم الخولاني أنت تنازع عليا  
يوم يومهم من اليوم

امام السفارینی حنبلی فرماتے ہیں

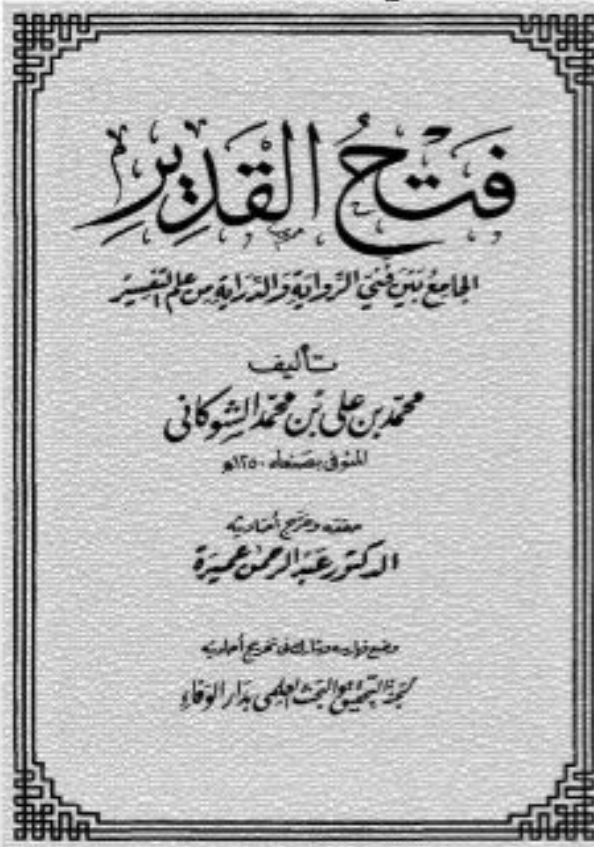
امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد مخطئ تھے



وسفك دمائهم بأن يتحزبوا عليهم ، ولكف المسلمين أيديهم عنهم ، وذلك مخالف لقوله ﷺ :  
 « خذوا على أيدي سفهائكم » (۱) . قال ابن العربي : هذه الآية أصل في قتال المسلمين ،  
 وعمدة في حرب المتأولين ، وعليها عول الصحابة ، وإليها لجأ الأعيان من أهل الملة ، وإياها  
 عنى النبي ﷺ بقوله : « تقتل عمارة الفتنة الباغية » (۲) وقوله ﷺ في شأن الخوارج : « يخرجون  
 على حين فرقة من الناس تقتلهم أولى الطائفتين بالحق » .

الاستهزاء . وحكى أبو زيد : سخرت به وضحكت به وهزأت به ، وقال الأخفش : سخرت  
 منه وسخرت به ، وضحكت منه ، وضحكت به ، وهزأت منه وهزأت به ، كل ذلك يقال ،

والاسم السخرية والسخرى ، وقرئ بهما في : ﴿ ليتخذ بعضهم ﴾  
 [ ۳۲ ] ومعنى الآية : النهي للمؤمنين عن أن يستهزئ بعضهم ببعض  
 ﴿ عسى أن يكونوا خيرا منهم ﴾ أى أن يكون المسخور بهم عند  
 ولما كان لفظ قوم مختصا بالرجال ؛ لأنهم القوم على النساء افر  
 نساء من نساء ﴿ أى ولا يسخر نساء من نساء ﴾ عسى أن يكن  
 يعنى : خيرا من الساخرات منهن . وقيل : أفرد النساء بالذكر  
 تلمزوا أنفسكم ﴿ اللمز : العيب ، وقد مضى تحقيقه في سورة  
 يلمزك في الصدقات ﴿ [ التوبة : ۵۸ ] قال ابن جرير : اللمز بال  
 والهمز لا يكون إلا باللسان . ومعنى ﴿ لا تلمزوا أنفسكم ﴾ :  
 قوله : ﴿ ولا تقتلوا أنفسكم ﴾ [ النساء : ۲۹ ] وقوله : ﴿ ف  
 ۶۱ ] قال مجاهد وقتادة وسعيد بن جبیر : لا يطلعن بعضكم على  
 يلعن بعضكم بعضا ﴿ ولا تنازروا بالألقاب ﴾ التنازير : التفاعل من  
 والنبز بالتحريك اللقب ، والجمع أنباز ، والألقاب جمع لقب  
 الإنسان ، والمراد هنا : لقب السوء ، والتنازير بالألقاب أن يلقب  
 قال المفسرون : هو أن يقول لأخيه المسلم : يا فاسق يا منافق ، أو يقول لمن أسلم : يا يهودى ،



قال المفسرون : هو أن يقول لأخيه المسلم : يا فاسق يا منافق ، أو يقول لمن أسلم : يا يهودى ،

علامہ شوکانی ابن العربی کے حوالے سے لکھتے ہیں یہ  
 آیت مسلمانوں کے قتال کی اصل ہے اور بہت عمدہ تاویل  
 جنگ کرنے والوں کے بارے میں اور وہ صحابی جو تاویل  
 پر تھے



شرح الفقه الأكبر  
المرتب للنسب إلى الإمام (عليه السلام) من شارب  
الحكوف

(٨٠ - ١٥٠ هـ)

شبه الإمام

(أبو الحسن علي بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب)

(٨٣٣ هـ)

علي بن أبي طالب

علي بن أبي طالب

علي بن أبي طالب

طبع في المطبعات الخيرية  
بمدينة القاهرة

حقاً لعلمه ان ذلك ليس بوقت قبيح  
وقت الخلفاء قبله كان حقاً لعلمه  
صار الامر اليه واظهر واعلن  
السداد والرشاد كما مضى من قبله  
على السداد والرشاد متبعين لكتا  
الائمة الأربعة الجمع على  
عنهم . وقد روى شريح بن الحارث  
نسائه عن سعيد بن جهمان قال:

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333 هـ  
فرماتے ہیں امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی الزبیر وعائشة رضي الله  
عنهم قاتل علي بن و اجتهاد وعلي الامام وكلهم من  
اهل الاجتهاد، وقد شهد لهم النبي ﷺ بالجنة والشهادة فدل  
على انهم كلهم كانوا على حق في اجتهادهم، وكذلك ما جرى  
بين علي ومعاوية رضي الله عنهما كان على تأويل واجتهاد في  
وكل الصحابة ائمة مأمونون غير متهمين في الدين وقد اثبتهم من

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333 هـ فرماتے ہیں حضرت  
علي و معاوية کے درمیان جو کچھ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور  
حق مولا علی کی طرف تھا اور امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ



**جواب :** یہ جو آیت ہے مَا تَنْجَحُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْشِهَا آخِرَ آيَةٍ تَكُنْ مِنْكُمْ تَحْتِهَا  
یہ ہے کہ جو حکم منسوخ کیا جاتا ہے تو وہ کسی دوسرے حکم سے منسوخ کیا جاتا ہے اور وہ حکم ناسخ حکم منسوخ سے پہلے  
ہے باعتبار فائدہ کے حق میں عباد کے۔ اور باعتبار ثواب کے۔ یا حکم منسوخ کے برابر ہوتا ہے حق میں عباد کے باعتبار  
نفع اور ثواب کے۔ تو متعہ حلال ہونے کا حکم منسوخ ہوا۔ اور اس حکم حل متعہ کے عوض میں یہ دوسرا حکم ہوا کہ متعہ حرام  
تو جیسا کہ حلال ہونا ائمہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اسے منسوخ کرنا بھی منسوخ احکام میں سے ہے۔

دوسرا حکم ہے اور متعہ کے حلال ہونے سے متعہ کا حرام ہونا حق  
و کفو ہونا محرم کا اور توارث یہ امور متعہ کے حلال ہونے کی صورت  
میں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ حکم ناسخ جنس سے حکم منسوخ  
کسی چیز کا حلال ہونا منسوخ کیا جائے اس حکم ناسخ سے کسی چیز کا حلال  
سے کسی چیز کا حلال ہونا منسوخ کیا جائے تو اس حکم ناسخ سے اسی  
شراب اور قمار کے حرام ہونے کے عوض میں کوئی دوسری چیز  
حلال نہیں ہوتی۔

رضی اللہ عنہ  
**حضرت معاویہ کی  
خطا اجتہادی تھی**

اس مقام کی تفسیر فتح العزیز میں ہے۔ منشی منہاج الدین نے اس کی نقل لکھوائی تھی اس آیت کی تفسیر میں  
کی شان بعض احادیث بھی وارد ہیں۔ آج باب مکہ کے بائیں میں علماء اہل سنت میں اختلاف ہے۔

علماء ما وراء النہر اور مفسرین اور فقہاء کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حرکات جنگ و جدل جو حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئیں۔ وہ صرف خطا اجتہادی کی بنا پر تھیں جو متقین اہل حدیث نے بعد متبع روایات صحابہ

مسلوک کی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے ساتھ اور کامل عداوت ان حضرات سے رکھتا تھا۔ اس خیال

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں مفسرین و فقہاء کہتے  
ہیں حضرت معاویہ کی جو جنگیں حضرت علی کے ساتھ ہوئیں  
وہ صرف خطائے اجتہادی کی بنا پر تھیں



على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً ﴿ وأجراً عظيماً ﴾ [ الفتح : ٢٩ ] وقوله تعالى

ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على الكافرين

لومة لائم ﴿ [ المائدة : ٤ ] الآية وقوله

﴿ هم الصادقون ﴾ [ الحشر : ٨ ] وإلى غير

عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال

لا تتخذوهم غرضاً بعدي فمن أحبهم فبحبي

ومن آذاهم فقد آذاني ، ومن آذاني فقد

يأخذه <sup>(٢٥٩)</sup> ( و ) لكن ( لا نفرط في

منهم ) كما وقع لغلاة الروافض قبحهم الله

أ

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

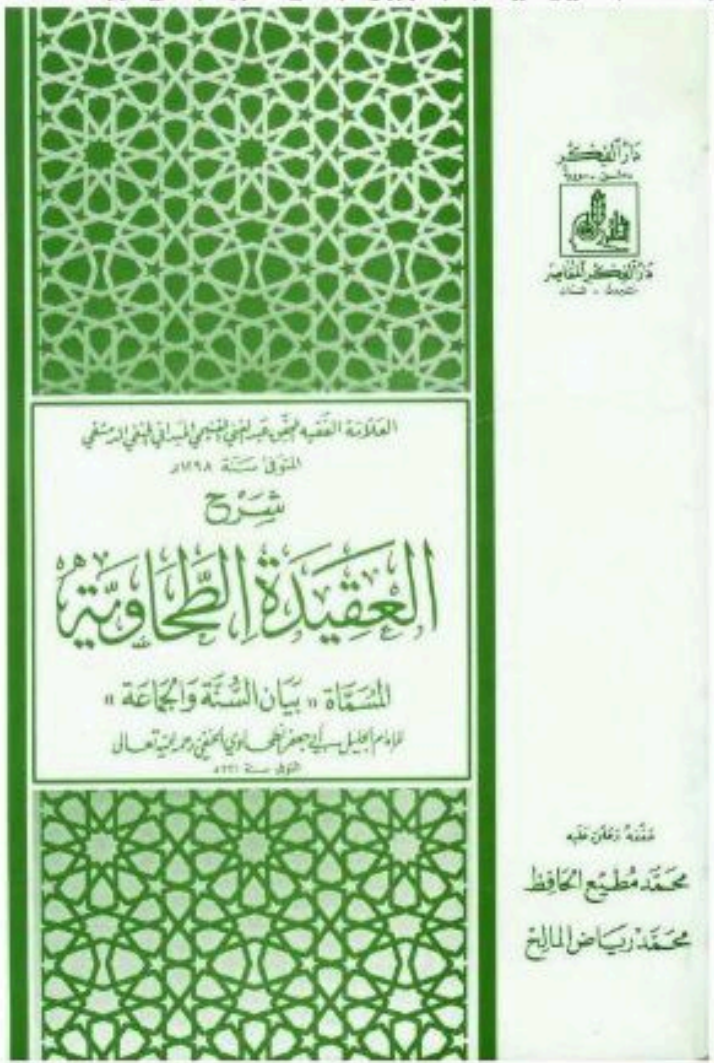
ن

ن

ن

ن

ن



صحابہ کرام کے درمیان

جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا

النبي ﷺ فقبحهم الله تعالى ويكفي في

الرد عليهم قوله تعالى : من الدين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا

والآخرة ﴿ [ الأحزاب : ٥٧ ] كذا ذكره المنلا الياس الزاهد ( ونبغض من

يبغضهم ) أو واحداً منهم ونسكت عن ذكر ما وقع بينهم فإنه الذي أدى إليه

اجتهادهم قال ابن دقيق العيد في عقيدته : وما نقل فيما بينهم واختلفوا فيه فإنه

امام عبدالغني الحنفی فرماتے ہیں صحابہ کرام کے درمیان

جو کچھ ہوا وہاں سکوت لازم ہے کیونکہ وہ محض اجتہاد کی بنا پر تھا



فتحدث ، ثم استأذن عمر ، فأذن له وهو كذلك ، فتحدث ، ثم استأذن عثمان ، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوَّى ثيابه ، فدخل فتحدث ، فلما خرج قالت عائشة : دخل أبو بكر فأتى ثبالة ، / ثم دخل عمر فلم تهتش ولم تباله / ، ثم دخلت سوَّيت ثيابك ؟ فقال : « ألا أستحي من رجل تستبالي » وفي « الصحيح » : لما كان يوم بيعة الرضوان ، وبعثه النبي صلى الله عليه وسلم إلى مكة ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « هذه يد عثمان ، فضرب بها هذه لعثمان » (٢) .

شرح

## العقيدة الطحاوية

مجموع الفتاوى للشيخ محمد تقي عثمان

مختار الفتاوى  
مختار الفتاوى

مختار الفتاوى  
مختار الفتاوى

دار الفکر العربي

قوله : ( ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه ) .

ش : أي : وثبتت الخلافة بعد عثمان لعلي رضي الله عنه . عثمان زمانه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « يؤتي الله الملك من يشاء »

مسلمانوں کے سب سے  
بہترین بادشاہ امیر معاویہ

سنين وتسعة أشهر ، وخلافة الحسن ستة أشهر . وأول ملوك المسلمين

معاوية رضي الله عنه ، وهو خير ملوك المسلمين ، لكنه إنما صار إماماً

حقاً لما فوض إليه الحسن بن علي رضي الله عنهما الخلافة ، فإن الحسن

رضي الله عنه بايعه أهل العراق بعد موت أبيه ، ثم بعد ستة أشهر فوض

امام ابن العز حنفی 792ھ فرماتے ہیں امیر  
معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں اور وہ مسلمانوں  
کے سب سے بہتر بادشاہ ہیں



# امیر معاویہ کی تکریم ایمان اتباع

اور اسلام ہے

## نام و نسب

حضرت غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

نام و نسب کی تحقیق

سید نصیر الدین نصیر گیلانی

گیلانی پبلشرز درگاہ گولڑہ شریف

Marfat.com

بہر حال وہ جملہ امور اور بدعات جو تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں،  
لانا قرین انصاف و دانش مندی نہیں اور ان سب کے باوجود جناب معاویہ  
خارج کرنا یا دور انکار تاویلات اور فضول تشریحات سے کافر و مشرک

لانا قرین انصاف و دانش مندی نہیں اور ان سب کے باوجود جناب معاویہ کو دائرہ صحابیت سے  
خارج کرنا یا دور انکار تاویلات اور فضول تشریحات سے کافر و مشرک ثابت کرنا نہ صرف گناہ عظیم ہے  
بلکہ میرے خیال کے مطابق توہین صحابیت رسول کریم بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ  
خواہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ از خود موجب کفر و الحاد ہے۔ رب العزت میں اہل بیت اور صحابہ کرام  
دونوں سے عقیدت و محبت رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
نزدیک جس صحابی کا جو مرتبہ و مقام تھا ہمیں اس کی اتنی ہی عزت و تکریم کرنے کی اہلیت و توفیق عطا  
فرمائے، کیونکہ یہی اسلام ہے یہی اتباع ہے اور اسی کا نام ایمان ہے۔

پیر نصیر الدین شاہ لکھتے ہیں حضرت معاویہ کی توہین کرنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
توہین صحابی رسول ہے اور عظیم گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و اہل بیت دونوں سے محبت رکھنے کی توفیق  
عطا فرمائے آمین اور جس صحابی کا جو بھی مرتبہ ہو اس کی عزت  
و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین کیونکہ یہی اسلام ہے یہی ایمان ہے اور یہی اتباع ہے



اللّٰهُ رَضَوْنَا سَيِّمَاهُمَا فِي رُجُو هِيَمِهِمْ تَسْنِ أَيْتَر  
السَّجُودِ ذَالِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوَكُّلِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ  
كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاكَ فَانزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى  
سَوْبِهِ لِيُجِبَ الزَّاعِ لِيَغْنِيَهُ يَوْمَ الْحَقِّ

سے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنے  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں جو تنگی اور سختی میں غار میں اور بدر کے  
اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر بن الخطابؓ ہیں اور رَحِمَاءُ بَنُو  
حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ ہیں دَيِّبَتَغْوَنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ دَرِيْضَةً  
حضرت زبیرؓ ہیں اور سَيِّمَاهُمَا فِي رُجُو هِيَمِهِمْ مِنْ اَشْرِ السَّجُودِ سے  
ابو صلیبہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جمعین) یہ رسول حضرات ایسے  
اَخْرَجَ شَطَاً میں شطاً رکھیتی کی سب سے پہلی نکلنے والی کونیل یا کوا  
سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ نے اپنے رسول  
رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اس سوئی یعنی رسول اللہ کی موت مانی (یعنی طاقت)

عزیز الرحمن محمد بن علی بن ابی طالب  
حضرت زین العابدین علیہ السلام  
کی مشہور زمانہ تصنیف

الغنی الطالب طریق الحق  
مشہور ہے

غنی الطالبین

ترجمہ اردو

جمعیۃ الداعیۃ الی اللہ کا اعلیٰ اور سلاست زبان کا ایف ایچ پی سی محمد  
بہتہ تصویب و ترقیب و تصحیح

ادیب شہزاد حضرت شمس صمدی قزلباشی قاضی شریعت  
(مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند)

ارشاد برادر

۱۵۶۱ سکنہ فلورنگی کوتاہ سوئی والا نئی دہلی

کے اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے (اس  
میں بحث و گفتگو کی جائے اصحاب کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے، ان کے فضائل و محاسن کو بیان کرنا اور ان کے (باہمی) اختلافی  
معااملے کو خدا کے سپرد کرنا واجب ہے جس طرح بھی ان کا وقوع ہوا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہؓ، حضرت  
زبیرؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امیر معاویہؓ کے درمیان اختلاف واقع ہوا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان  
اختلاف پر بحث نہ کرے اور زبان کو بند رکھے ہر صحابی کی بزرگی اور فضیلت کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے  
میں جس بات پر بحث نہ کرے اور زبان کو بند رکھے۔

رحمۃ اللہ علیہ

رضی اللہ  
عنہم اجمعین

حضور غوث اعظم فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے جن

باتوں میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے ان سے زبان کو

روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا

جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیے جائیں اور ان کے معااملے خدا کے

سپرد کرنا واجب ہے



امام ابوالشکور سالمی <sup>علیہ الرحمہ</sup> فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت <sup>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</sup> کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

خلافت و امارت کا بیان

371

تمہید (ابوشکور سالمی)

حضرت علی کی حمایت میں جنگ کرتے۔  
بائیں ہمہ (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی نہ ہم تکفیر کرتے ہیں نہ تفسیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وان طائفان من المؤمنین اقتتلوا" یعنی دونوں گروہوں کو مؤمن فرمایا اور دو طاغوتیں یہی حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے لشکر ہیں۔

اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ان ابیسی هذا سید سیلح اللہ بہ بین الفتنین من المؤمنین" یہ میرا جیسا سردار ہے اور

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

تمہید ابوشکور سالمی <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>  
دعا کا طلبگار  
سمیر القادری  
نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تفسیق نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس کی شہادت بالاتفاق

جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مآذول ہوتا ہے۔

باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں نے خطا کی اور ان کی خطا کبیرہ گناہ نہیں حتیٰ کہ مرتکب کبیرہ کی تفسیق کی جائے یا تکفیر۔

پھر حضرت معاویہ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ دیدہ و دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو یکہ یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقہ و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عادل اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جمعہ جماعت صلوٰۃ حج اور تولیت قضا وغیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

CLICK FOR MORE BOOKS

For More Books

تصنیف

ابوالشکور سالمی

ترجمہ

مفتی اعظم پاکستان محمد عارف

ابوالکاسم تہجد احمد قادری

فیضیہ امام احمد رضا قادری بریلوی



قاتلین کو امیر معاویہ اور انکے ساتھی طلب کر رہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

# كتاب المناصرة

## في شرج المسكايمة

للكمال بن أبي شريف بن الهمام

في عالم الكلام

مع حاشية زهير الدين قاسم على المسيرة. مفصلة تجول

المسامرة في شرح المسامرة

وسرعه الشج

المستوى

## الجزء الأول والثاني

رضی اللہ عنہ (أن تسلیم قتلة عثمان) على الفور (مع كثرة عشارهم واختلاطهم

(هو الاول لذهاب كثير) من العلماء ورحمهم الله تعالى (الى أن قتله عثمان لم يكونوا

المكتبة العزيزية للتراث

٩ ديب الأتراك فلاف اجماع المذاهب الشريف



# القَامُوسُ الْمَحِيطُ

تألیف

العلامة الغوي تحت دالین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی

(الطبعة سنة ۸۱۷ هـ)

دعاگو

سمیر القادری  
نعمان علی

مکتب تحقیق التراث فی مؤسستہ الرسالہ

بیاضان  
مکتبہ نعیم العرقسوسی

طبعة فنیة منقحة لمطبعة

مؤسسة الرسالة

واستبغاه: استحياء، و- من الشيء: ترك بعضه. وبقي بين  
مخلد، كرضي: حافظ الأندلس. وبقيته: محدث ضعيف.  
وبقيته وبقاء: اتمان. وأبقيته ما بيننا: لم أبلغ في إفساده،  
والاسم: البقية. «وأولو بقيته يتهوون عن الفساد»<sup>(۱)</sup>، أي:  
إبقاء، أو فهم. وبقاء بقاء: رصده، أو نظر إليه، وأويته يائته.

ي: بغيته: سمن، وبغيته، بالكسر: طلب. وبغيته: كرضي: ما استبغى القوم لبغوه، و- له: طلبوا له.  
المبغية: وأن: إياه، كرماء، أو أعانه على طلبه، واستبغى القوم لبغوه، و- له: طلبوا له.

لفظ باغی

کا اطلاق

رضی اللہ  
تعالیٰ  
عنہم

## امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت

## سے معنی بیان کیے جس میں ایک لفظ طلب کرنا

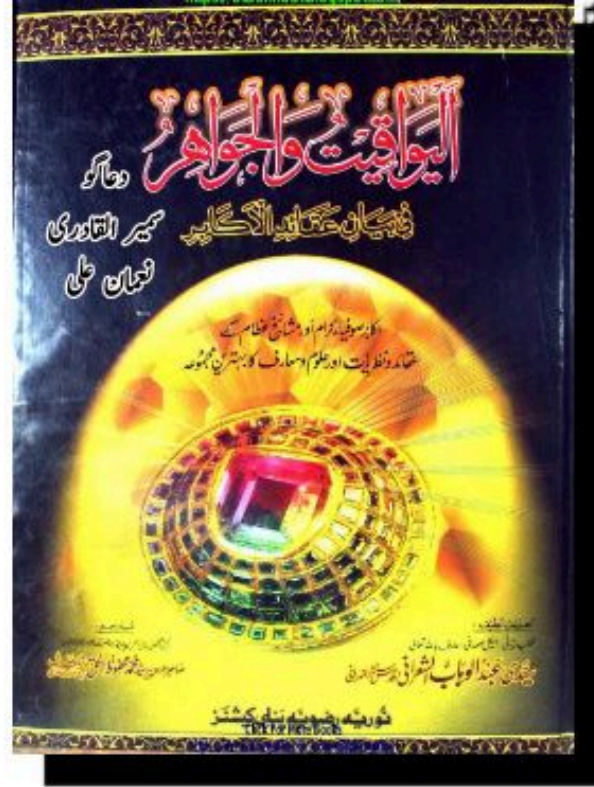
## بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)

رضی اللہ  
عنہم

## امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنی مراد لیا

## جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے





معاذ اللہ، غالب ہے۔ اور نامہاسانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک مدیم رسالے میں فرماتے ہیں ہم پر فقیہ رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء کے

## چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

## چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

یہ بیان کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ اعتقاد واجب ہے کہ وہ سب اجر پائوالے ہیں۔

اور یہ اس لئے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی فتنوں میں ملوث ہوا یا نہیں ہوا۔ جیسے حضرت عثمان، حضرت معاویہ اور واقعہ جمل کے دور کا فتنہ۔ اور یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجوب اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اسی پر ہے۔ اور ہر مجتہد درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ماجور ہے۔

## عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الانباری نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور مجتہد تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مجروح کرے۔ پس ہم اسی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتنوں میں ملوث ہوا جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مجتہد درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ماجور ہے